یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
شہید کا جو خون ہے وہ قوم کی زکوات ہے

سوانح شہید اہلسنت

مجاہد اہلسنت عاشق رسول مولانا الحاج ابو الحامد محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ: پاسبان مسلک رضا مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفےٰ پاکستان

ناشر: مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

المدد یا رسول خدا - المدد یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)

صورت حرف غم ہے نوائے قلم، المدد یا رسول خدا المدد
کب سے اوراق جاں پر ہیں آنسو رقم المدد یا رسول خدا المدد

کچھ تو آسودہ لمحوں کی خیرات دیں اپنے نقش کف پا کی سوغات دیں
ظلمت شام کرب وبلا میں ہیں ہم، المدد یا رسول خدا المدد

ہاتھ باندھے ہوئے، سر جھکائے ہوئے مجرموں کی طرح منہ چھپائے ہوئے
امت خستہ جاں ہے امیر امم، المدد یا رسول خدا المدد

زیر تیغ عدو ارض کشمیر ہے، خاک بوسنیا پا بہ زنجیر ہے
کب کھلے گا غلاموں پہ باب کرم، المدد یا رسول خدا المدد

اذن، رحمت کی کالی گھٹا کو ملے، شاخ دل پر کلی آرزو کی کھلے
شدت ضرب دست ظلم ہو ختم، المدد یا رسول خدا المدد

بے بسی آج چہروں پہ تحریر ہے بے حسی اپنے پاؤں کی زنجیر ہے
ایک سا ہے ہمارا وجود و عدم، المدد یا رسول خدا المدد

اپنے بچوں کا کل ہم نے گروی رکھا اپنی آزاد سوچوں کا سودا کیا
رک گیا ہے تحیر سے آنکھوں میں دم المدد یا رسول خدا المدد

عمر رفتہ کو بھی لاکھ آواز دی، زندگی کس خرابے میں ہے کھو گئی
منجمد ہو گئی ہر دعائے حرم، المدد یا رسول خدا المدد

شام غم اب منڈیروں سے ڈھلتی نہیں کوئی قندیل چمن میں جلتی نہیں
آفتاب محبت، نگاہ کرم، المدد یا رسول خدا المدد

یا نبی آپ کے ہاں آپ کے ماسوا کون پوچھے ریاضؔ حزیں کو بھلا
رکھ لیں پھر آپ ہی بے نوا کا بھرم المدد یا رسول خدا المدد

(ماخوذ)

کونین پر تمہاری حکومت ہے اے حضور

قید الم میں آپ کی امت ہے اے حضور
ہر روز ایک تازہ مصیبت ہے اے حضور

لٹنے لگی ہے مرد مسلماں کی آبرو
خطرے میں دین پاک کی عزت ہے اے حضور

چھانے لگی دلوں پہ غم و فکر کی گھٹا
یہ وقت وقت بارش رحمت ہے اے حضور

ماتم کدہ بنی ہیں مسلماں کی محفلیں
عالم تمام عالم وحشت ہے اے حضور

اہل حرم کا ہو گیا شیرازہ منتشر
خونخوار دشمنوں کی جماعت ہے اے حضور

امن و اماں کے پھول میں خوشبو نہیں رہی
دنیا میں عام ظلم و ضلالت ہے اے حضور

انسانیت کا اب کوئی معیار ہی نہیں
تہذیب کی نہ بو ہے نہ رنگت ہے اے حضور

ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا بس آپ ہیں
چشم کرم ہو سخت مصیبت ہے اے حضور

اپنے کرم کی بھیک عطا ہو نسیمؔ کو!
کونین پر تمہاری حکومت ہے اے حضور (صلی اللہ علیک وسلم)

(نتیجۂ فکر مولانا محمد صابر نسیم بستوی) براؤں شریف بھارت

(نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین)

اوصاف رضوی قرآن و حدیث کی روشنی میں

● وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ۔ اور جو خدا کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں (پ۲ رکوع ۲)

قرآن مجید:- کی یہ وہ مشہور آیت مبارکہ ہے جس کا معنیٰ و مفہوم تقریباً ہر مسلمان جانتا ہے ● مولانا محمد اکرم رضوی (رحمۃ اللہ علیہ) جو اس آیت مبارکہ کی روشنی میں محبوبانِ خدا کو مردہ قرار دینے والے بے دینوں کا ردّ فرماتے اور محبوبانِ خدا کی برزخی زندگی کا اثبات فرماتے تھے ● اب وہ خود بے دینوں کے ہاتھوں شہید و مقتول ہو کر اس آیت مبارکہ کا مصداق بنکر اور زمرہ شہداء میں شامل ہو کر مرتبۂ شہادت و حیات دائمی سے سرفراز ہو چکے ہیں ● بلکہ شہداء کرام کے دیگر جو فضائل و مراتب قرآن و حدیث میں بیان ہوئے ہیں بحمدہٖ تعالیٰ مولانا رضوی شہید ان سب سے مشرف ہو چکے ہیں ● نیز وہ صرف شہید ہی نہیں بلکہ مجاہد و غازی بھی ہیں اور مجاہدین و غازیان اسلام کے قرآن و حدیث میں جو فضائل و مراتب بیان ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ مولانا رضوی مرحوم بھی ان سے فیضیاب ہوں گے ● کیونکہ سب دیکھنے سننے والے جانتے ہیں کہ ان کی زندگی ہو بہو اس چیز کی آئینہ دار تھی۔ کہ ؎

مقامی بن کے آیا ہے نہ راہی بن کے آیا ہے
یہ دنیا رزم گاہ ہے تو سپاہی بن کے آیا ہے
ترے شایاں نہ دنیا دار کا جامہ نہ زاھد کا
ملا ہے درگہِ حق سے تجھے رتبہ مجاہد کا

اور اسی چیز کا بدیں الفاظ تذکرہ کیا گیا ہے۔ کہ

؎ میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
مَیں اسی لئے ہوں مومن مَیں اسی لئے نمازی

اور مولانا رضوی شہید کی زندگی و موت کے متعلق یہ کہنا بھی بے محل نہیں۔ کہ ؎ موت و حیات میری دونوں تیرے لئے ہیں
جینا تیری گلی میں مرنا تیری گلی میں

پوری زندگی کے علاوہ مولانا مرحوم کے آخری دن رات سے بھی ان کے مجاہد فی سبیل اللہ ہونے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ

۳ ربیع الاوّل ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۹۴ء کو موضع کھیالی (گوجرانوالہ) میں جمعہ شریف پڑھا کر رات انہوں نے مسجد نور قصور میں محفل میلاد مصطفیٰ میں حاضری دی اور بیان فرمایا ● دوسرے دن بعد نماز ظہر موضع نیئوال (ضلع قصور) میں بعد نماز ظہر میلاد شریف و نورانیت مصطفیٰ کا بیان فرمایا پھر عصر کی نماز ادا کر کے رات موضع ٹھینگ موڑ (قصور) میں وعظ فرمانے کے لئے نیئوال سے روانہ ہوئے ہی تھے ● کہ نجدی وہابی ظالموں نے انہیں بڑی بیدردی سے ناحق شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔

غور فرمائیں:- مولانا رضوی کی زندگی۔ ان کا آخری سفر اور شب و روز تبلیغ دین و جہاد فی سبیل اللہ کے لئے رواں دواں رہنا ایک غازی و مجاہد اسلام کی زندگی نہیں تو اور کیا ہے؟ (رحمۃ اللہ علیہ)

صبر و نماز:- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۔ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۔ (اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے (پ۲ رکوع ۳)

الحمد للہ۔ اس آیت مبارکہ پر بھی مولانا رضوی مرحوم کا خوب عمل رہا۔ کہ سفر و حضر میں پنجگانہ نماز کی پابندی کی۔ جہاں تک ہو سکا نماز با جماعت ادا کی۔ بلکہ بسا اوقات اذان بھی خود کہی۔ اور شہید ہوئے تو بھی اپنی زندگی کی آخری نماز ظہر و نماز عصر با جماعت ادا کر کے شہید ہوئے۔

یعنی کسی نماز کا وقت ہو جانے پر بغیر نماز دنیا سے نہیں گئے۔ اور

صبر البیان:۔ کہ ظالم و بے دین نجدی قاتلوں نے سامنے سے فائر کیئے۔ مگر مولانا مرحوم نے نہ پشت دکھائی۔ نہ بے تاب ہو کر زمین پر گرے اور نہ ہی ہائے وائے کیا۔ بلکہ کلمہ شہادت و صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہوئے انتقال فرمایا۔ جبکہ روح پرواز کرنے کے وقت گاڑی میں عجیب خوشبو محسوس کی گئی۔ زندگی میں بھی بد مذہبوں کے مظالم حکومتی جبر پر بہت صبر کیا۔

تیسری آیت:۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی (بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی (پ ۳۰ سورۃ الاعلیٰ) **مذکورہ**۔ آیت مبارکہ کی روشنی میں بھی مولانا بامراد و کامیاب ہوئے۔ الحمد للہ۔ انہوں نے ستھرائی و پاکدامنی کے ساتھ زندگی گزاری ہمیشہ اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے حبیب کا ذکر کرتے رہے (جو درحقیقت اللہ ہی کا ذکر ہے) اور جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ نماز کی بھی پوری پابندی فرماتے رہے۔ بلکہ اپنے ان ذاتی اوصاف حمیدہ کے علاوہ بکثرت دوسرے لوگوں کی بھی زندگی سنواری۔ انہیں ستھرائی و پاکدامنی کی تبلیغ و تربیت کی۔ انہیں اللہ و رسول کا ذکر سکھایا۔ انہیں نماز کی پابندی کی تبلیغ کی اور پنجگانہ نمازی بنایا۔ اور بہت لوگوں کو داڑھی رکھوائی۔ اور ان کا چہرہ سنّت محمدی سے مزین کیا۔ لہٰذا بلاشبہ بفضلہٖ تعالےٰ مولانا بامراد و کامیاب ہو کر دنیا سے گئے اور رتبہ شہادت سے ہمکنار ہوئے

چوتھی آیت:۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔ (بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیئے۔ عنقریب ان کیلئے رحمٰن محبت کر دیگا) (پ ۱۶ رکوع ۹)

"**تفسیر نور العرفان**":۔ "یعنی ہم اپنے پیارے بندوں کی محبت قدرتی طور پر لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ کہ لوگ بلا ظاہری وجہ کے ان سے الفت کرتے ہیں۔ معلوم ہوا۔ ولی کی ایک علامت یہ ہے کہ خلقت اسے ولی کہے۔ اس کی طرف قدرتی طور پر دل کھچیں۔۔۔

دیکھ لو۔ (صدیوں پہلے سے) اولیاء اللہ قبور میں سو رہے ہیں۔ اور آج بھی لوگ ان کی طرف کھنچے جا رہے ہیں۔ حالانکہ انہیں کسی نے دیکھا بھی نہیں۔ یہ ہے رب کی دی ہوئی محبوبیت۔ ہمارے حضور کی محبت میں لکڑیاں تک روتی رہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم، رضی اللہ عنہم)

"یعنی ان کو اپنی محبت دے گا یا خود ان سے محبت کریگا یا خلق کے دل میں انکی محبت ڈال دے گا۔ احادیث میں ہے۔ کہ جب حق تعالےٰ کسی بندہ کو محبوب رکھتا ہے تو اول جبریل کو آگاہ کرتا ہے کہ میں فلاں بندہ سے محبت کرتا ہوں تو بھی کر وہ آسمانوں میں اس کا اعلان کرتے ہیں اور آسمانوں سے اترتی ہوئی اسکی محبت زمین پر پہنچ جاتی ہے اور زمین والوں میں اس بندہ کو حسنِ قبول حاصل ہوتا ہے۔ یعنی بے تعلق لوگ جن کا کوئی خاص نفع و ضرر اسکی ذات سے وابستہ نہ ہو اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ لیکن اس قسم کے حسنِ قبول کی ابتداء مومنین صالحین اور خدا پرست لوگوں سے ہوتی ہے۔ ان کے قلوب میں اول اس کی محبت ڈالی جاتی ہے۔ بعدہٗ قبول عام حاصل ہو جاتا ہے۔"

(حاشیہ قرآن مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی)

مولانا رضوی:۔ مرحوم کا مذکورہ آیت کا مصداق ہونا بھی ظاہر و باہر ہے۔ دنیا میں بھی قدرت نے انہیں بڑی عزت و شہرت و قبولیت عطا کی تھی۔ مگر بعد از شہادت ان کے جنازہ مبارکہ ختم قُل ختم دسواں پر ان کے ایمان و اعمال صالحہ کی بدولت ان کی مقبولیت و محبوبیت کا جو مظاہرہ ہوا۔ اور ہر مزید براں۔ ملک بھر بلکہ تمام دنیائے سُنّیت میں ان سے عقیدت و محبت دعائے خیر و ایصال ثواب۔ احتجاجی جلسوں جلوسوں۔ تعزیتی خطوط کے انبار۔ ان کے متعلق مضامین و نظموں اور تعزیت کیلئے آنے والے علماء و مشائخ اور خواتین و حضرات کے ذریعے رضوی شہید کی مقبولیت و محبوبیت کا جو چرچا ہوا اس کا تو کوئی حد و شمار ہی نہیں۔ اور ان شواہد نے یقیناً انہیں آیۂ مذکورہ کا مصداق بنا دیا۔

پانچویں آیت:۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ

يَحْزَنُوْنَ ـ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ـ (سن لو ـ بیشک
اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ غم ـ وہ جو ایمان لائے
اور پرہیز گاری کرتے ہیں ـ (پ ۱۱ رکوع ۱۱) قرآن مجید کی یہ مشہور
آیت مبارکہ ہے ـ جسمیں اولیاء اللہ کی شان اور انہیں خوف و غم
نہ ہونے کا بیان ہے اور ولایت کی تعریف اور ولایت کا دارومدار
اس پر رکھا ہے ـ کہ "وہ ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے ہیں"

الحمد للہ :ـ مولانا محمد اکرم رضوی کی مومنانہ مجاہدانہ اور صالحانہ
زندگی پر اس آیت کا عکس و پرتو بھی پایا جاتا ہے ـ ان کا صحیح
العقیدہ مومن ہونا کلمہ حق اور جہاد فی سبیل اللہ میں نڈر اور
بے خوف و غم ہونا اور پرہیز گاری نیکوکاری کی زندگی گزارنا بلکہ
دوسروں کو اس کی تبلیغ کرنا ـ اور دل میں خوف خدا اور عشق
مصطفےٰ رکھنا شک و شبہ سے بالاتر ہے ـ یاد رہے ـ کہ مرتبہ ولایت
صرف چلہ کشی و حجرہ نشینی اور بڑھاپے کی عمر کے ساتھ خاص نہیں ـ
بلکہ خدا تعالےٰ بفضلہ تعالےٰ جسے چاہے جب چاہے ـ مرتبہ ولایت
اور اس کے حصول کی توفیق و سعادت نصیب کرے ـ اگرچہ عمر
زیادہ نہ ہو ـ اسی چیز کو حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
نے بدیں الفاظ بیان فرمایا ہے ـ کہ

؎ بزرگی بعقل است نہ بہ سال
توانگری بدل است نہ بہ مال

بزرگی عقل اور صحیح سوچ سے حاصل ہوتی ہے ـ نہ کہ سالوں اور بوڑھی
عمر کے ساتھ خاص نہیں ـ اسی طرح توانگری و مالداری اور سخاوت و
فراخدلی بھی دل اور حوصلہ کے ساتھ ہوتی ہے ـ زیادہ مال کے ساتھ
آدمی مالدار نہیں ہوتا ـ کیونکہ بہت سے مالدار و سرمایہ دار پرلے
درجے کے بخیل و کنجوس ہوتے ہیں ـ والعیاذ باللہ تعالےٰ ـ

ہے ـ اور مقام مصطفےٰ ـ نظام مصطفےٰ اور رضائے مصطفےٰ زندگی بھر ان
کا نصب العین و دستور العمل رہا ـ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

چھٹی آیت :ـ "ایمان والے تو وہی ہیں ـ جو اللہ اور اس کے
رسول پر ایمان لائے ـ پھر شک نہ کیا ـ اور اپنی جان اور مال سے
اللہ کی راہ میں جہاد کیا ـ وہی سچے (صادق) ہیں ـ (پ ۲۶ رکوع ۱۴)

الحمد للہ :ـ مولانا مرحوم کی زندگی اس آیت مبارکہ کی بھی آئینہ دار
ہے ـ اور ان کا اللہ کی راہ میں صدق دل اور خلوص نیت سے
مال و جان کے ساتھ جہاد کرنا اور اپنے ایمان و عقیدہ پر غیر متزلزل
طور قائم و راسخ ہونا محتاج بیان نہیں ـ ایک طرف قرآن و حدیث و
تفسیر کی روشنی میں اوصاف رضوی ملاحظہ فرمانے کے بعد ـ اب

دوسری طرف :ـ خانہ خراب ظالموں قاتلوں نجدیوں کا انجام
بھی ملاحظہ ہو ـ ارشاد خداوندی ہے ـ ترجمہ) "اور جو مسلمان
کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے ـ کہ ہمیشہ اس
میں رہے ـ اور اس پر اللہ کا غضب اور لعنت ہے اور ان
کے لئے تیار رکھا ہے بڑا عذاب" ـ (پ ۵ رکوع ۱۰)

معلوم ہوا ـ کہ جو ظالم لوگ مسلمانوں کو ناحق قتل کرتے ہیں اور
جن ظالموں نجدیوں وہابیوں نے مولانا محمد اکرم رضوی کو ناحق قتل
اور شہید کیا ہے ـ وہ ظالم و قاتل نجدی ملعون و مغضوب ہیں ـ
انہوں نے ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے ـ اور ان کیلئے بحکم قرآن تیار
رکھا گیا ہے ـ بڑا عذاب ـ (والعیاذ باللہ تعالےٰ) ظالمو قاتلو ـ
نجدیو ـ ؎ جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کر سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

؎ قریب ہے یار و روز محشر ـ چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہیگی زبان خنجر، لہو پکارے گا آستین کا

یاد رہے :ـ کہ مولانا مرحوم کے مکان کا نام بھی "رضائے مصطفےٰ منزل" **ظالمو جواب دو** ـ نجدیو ـ جواب دو ـ خون کا حساب دو ـ
خون کا حساب دو ـ وہابیو ـ جواب دو ـ خون کا حساب دو

کچھ یادیں کچھ باتیں - (اظہار تشکر و معذرت)

۴ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۳ اگست ۹۴ء میرے نہایت عزیز و قریب روحانی فرزند باحیا و باوفا مجاہد ملت۔ محبوب اہلسنت عالم باعمل رشید اسلام عاشق رسول و شہید فی سبیل اللہ مولانا صوفی محمد اکرم رضوی (رحمۃ اللہ علیہ) کی شہادت پر جو علماء و مشائخ اور عزیزان و احباب اہلسنت نماز جنازہ و ختم قل اور ختم دسواں میں شریک ہوئے۔ تعزیت کیلئے تشریف لائے اور اندرون و بیرون ملک سے جن حضرات نے تعزیتی مکتوب ارسال کئے۔ اپنے اپنے ہاں جلسوں۔ جلوسوں۔ مظاہروں اور ایصال ثواب کا اہتمام کیا۔ فقیر اور مولانا مرحوم کے پسماندگان و برادران ان سب حضرات و احباب کے نہایت مشکور ہیں۔ اور فقیر جن علماء و احباب کی تشریف آوری پر مل نہیں سکا۔ جنہیں زیادہ وقت نہیں دے سکا۔ ان کے مکتوب کا جواب نہیں دے سکا۔ ان سب سے فقیر معذرت خواہ ہے۔ اور سب کیلئے دعا گو ہے۔ کہ

؎ دل شاد بامراد ہیں مہرباں میرے
آباد حشر تک رہیں سب قدرداں میرے

قدرت نے مولانا مرحوم کو خوف خدا۔ عشق مصطفےٰ درد دین و جذبہ تبلیغ اور استقلال و خلوص بفضلہ تعالےٰ عام علماء و خطباء کی بہ نسبت بہت زیادہ عطا کیا تھا۔

مانگ کر لیا:۔ فقیر نے مرحوم عزیز کو خدمت دین کے لئے ان کے والد صاحب سے مانگ کر لیا تھا۔ جب انہوں نے مولانا مرحوم کو کسی دنیاوی کاروبار میں مشغول کرنے کا ارادہ کیا۔ تو فقیر نے مولانا مرحوم کے والد صاحب سے کہا۔ کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو اور بھی فرزند عطا کئے ہیں۔ جو دنیاوی کاروبار کے لئے کافی ہیں۔ لہذا۔ محمد اکرم کو علم دین پڑھنے اور خدمت دین کرنے کے لئے ہمیں دے دیں اور اسے فی سبیل اللہ وقف کر دیں۔ خدا ان کا بھلا کرے۔ کہ انہوں نے فقیر کی بات مان لی۔ اور اپنا یہ ہونہار بیٹا ہمیں دے دیا۔ جسے مولیٰ تعالیٰ نے بہت جلد اپنے ہم جماعت طلباء و پھر علماء و خطباء میں بہت ممتاز و قابل رشک مقام عطا فرمایا۔ جہانتک کہ وہ اپنے خلوص و جذبہ عشق اور نیکوکاری و حق گوئی کی بناء پر آسمان علم و خطابت پر آفتاب و مہتاب بنکر چمکنے لگا۔ اور جہالت و ضلالت کی ظلمتوں کے پردے چاک کرنے لگا۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مجاہد ملت:۔ تبلیغی میدان میں قدم رکھتے ہی مولانا مرحوم نے شروع ہی میں ایک بڑا مقدس و نورانی **خواب** دیکھا۔ کہ گوجرانوالہ سے متصل گوندلانوالہ میں انہوں نے ایک نجدی کو اہل سنت کی مسجد میں "بے وقت" اذان دینے پر اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ تو وہ نجدی "یا پولیس المدد" کہتے ہوئے۔ پولیس لے آیا۔ جس نے مولانا مرحوم کے بقول خواب ہی میں ہتھکڑی لگا کر انہیں گرفتار کر لیا۔ اور ایک کوٹھی کے تہہ خانے میں لیجا کر مولانا کو بند کرنا چاہا۔ **زیارت اقدس۔** مگر جب مولانا سیڑھیاں اتر کر ان کے "قید خانہ" میں پہنچے۔ تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جلوہ افروز تھے۔ اور وہ کمرہ (قید خانہ) آپ کے نور سے جگمگا رہا تھا۔ جبکہ مولانا کے بقول۔ حضور کی ایک طرف حضور محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاضر خدمت تھے۔ اور دوسری طرف فقیر راقم الحروف (ابوداؤد) بھی حاضر بارگاہ تھا۔ **مجاہد ملت:۔** اسی اثنا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مولانا محمد سردار احمد صاحب کو فرمایا "مولانا انہیں (محمد اکرم رضوی کو) تھپکی دیں۔ یہ مجاہد ملت ہے"۔ (او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام)

مولانا رضوی :۔ مرحوم نے فرمایا۔ کہ "اس نورانی خواب کے دوسرے دن جب گوجرانوالہ کے بزرگ عالم دین مولانا محمد اسماعیل صاحب سے ملاقات ہوئی۔ تو علیک سلیک کے بعد انہوں نے فرمایا۔ "مجاہد ملت سناؤ کیا حال ہے۔" حضرت اب بھی مجھے مجاہد ملت کہتے ہیں۔ گویا کہ حضرت مولانا کا کنکشن بھی سرکار سے قائم ہے۔" (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

یہ بات ذہن نشین ۔ فرما کر کہ رضوی مرحوم پر کتنی نگاہ عنایت تھی۔ اور بارگاہ رسالت میں انہیں کتنی پذیرائی تھی۔ اور یہ کہ انہوں نے ساری زندگی اہل باطل کے خلاف جہاد کر کے خطاب نبوی (مجاہد ملت) کا حق ادا کر دیا۔ مذکورہ خواب پر مولانا مرحوم کا وثوق و یقین ان ہی کی زبانی سماعت فرمائیں۔

فرماتے تھے :۔ "فخر سے نہیں کہتا۔ عجز سے کہتا ہوں۔ مجھے حضور کی یہ حدیث یاد آتی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من رآني في المنام فسيراني في اليقظة۔ (مجھے خواب میں دیکھنے والا بیداری کی حالت میں بھی میرے دیدار سے مشرف ہوگا)"

میرا :۔ اس دن سے پکا ایمان ہے۔ میں کہتا ہوں۔ رضوی تو اس وقت تک نہیں مریگا۔ جب تک جاگتے ہوئے تجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ ہو جائے۔ کیونکہ کملی والے کی یہ شان ہے۔ کہ ؎

کہا جو شب کو کہ دن ہے۔ تو دن نکل آیا
اور۔ کہا جو دن کو کہ شب ہے تو رات ہو کے رہی
تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

چنانچہ :۔ اس مبارک خواب و خطاب کے بعد رضوی صاحب کو چار مرتبہ حرمین طیبین کی حاضری بھی نصیب ہوئی اور شہادت سے تقریباً چھ ماہ قبل بیداری میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس جاں نثار عاشق و غلام کو اپنی حدیث کے مطابق اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ جیسا کہ مولانا مرحوم کی ڈائری میں ۵ رفروری ۱۹۹۴ء کے صفحہ پر انہوں نے لکھا ہے۔ کہ " الحمد للہ۔ نبی پاک آئے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)" سچ ہے۔ کہ ؎

بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیا ہے
اور بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

اور بقول اعلیٰحضرت (علیہ الرحمۃ) ؎

اپنے کرم کا جب وہ صدقہ نکالتے ہیں
ہم سوں کو پالتے ہیں اور ایسا ہی پالتے ہیں

فی الجملہ :۔ ان عنایات و کرامات میں سے یہ بھی ہے۔ کہ مولانا مرحوم کی نماز جنازہ کے موقع پر یکدم موسم بدل گیا۔ بادل کا سایہ ہو گیا۔ اور خوشگوار ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔ لحد میں اتارتے وقت ادھر پھول برسائے جا رہے تھے۔ اور ادھر باران رحمت بوندا باندی فرما رہی تھی۔ اور بوقت انتقال گاڑی میں ایک خاص قسم کی خوشبو بھی محسوس کی گئی۔ سچ ہے ؎

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں
یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

نسبت رضوی :۔ مولانا مرحوم نے آغاز خطابت کے موقع پر جب بقلم خود محمد اکرم رضا لکھنا شروع کیا۔ تو فقیر نے کہا کہ "رضا" کی بجائے اگر آپ رضا (امام احمد رضا) کی نسبت سے خود کو رضوی لکھا کریں۔ تو اسمیں زیادہ مناسبت و نیازمندی اور نسبت رضا کی زیادہ برکت و قرب حاصل ہوگا۔ **چونکہ :۔** وہ بہت فرمانبردار و باوفا تھے۔ اسلئے انہوں نے اسے تسلیم کیا اور رضا کی بجائے رضوی کہلانے لگے۔ جس سے ان کی اعلیٰحضرت سے عقیدت میں بھی اضافہ ہوا۔ اور فیض رضا سے بھی وہ مالا مال ہو گئے ● اور اس نسبت رضوی کی اتنی شہرت ہوئی۔ کہ "سنی رضوی بریلوی" علماء کرام میں وہ پہلے رضوی عالم و خطیب ہیں۔ کہ "رضوی" جن کے نام کا جزو بن گیا ہے۔ اور انہیں بین الاقوامی اور دائمی طور پر مولانا محمد اکرم رضوی۔

محمد اکرم رضوی اور اکرم رضوی کے نام سے شہرت دوام حاصل ہوئی
ہے۔ ؎ ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بعض اوقات:۔ ان کی یہ شہرت و مقبولیت اور تبلیغی مشاغل و
پروگرام دیکھ کر میں تحدیثِ نعمت کے طور پر ان کے سامنے پڑھا کرتا تھا
کہ ؎ ہر جگہ پہ رضوی رضوی ہوئی
اے "نبی" کے گدا تیری کیا بات ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہ تو تھا۔ ان کی زندگی کا معاملہ۔ مگر ان کی شہادت کے بعد سنی
حضرات وخواتین۔ علماء و عوام چھوٹوں بڑوں اور نوجوانوں کے دلوں
میں ان کی مقبولیت ومحبوبیت کا جو مظاہرہ ہوا ہے۔ اس کے بعد
تو "ہر جگہ" کی بجائے یہ کہنا بھی بجا ہے۔ کہ
ع ہر دل میں رضوی رضوی ہوئی

اللہ اکبر:۔ پوری سنی دنیا میں جسے کچھ بھی دید شنید تھی۔ ہر سنی
کے دل نے مولانا محمد اکرم رضوی کی جدائی محسوس کی مولانا مرحوم کو
آنسوؤں کا نذرانہ پیش کیا۔ مولانا مرحوم کے پسماندگان کے درد کو اپنا
درد سمجھا۔ اس حادثہ کو عظیم جماعتی نقصان سے تعبیر کیا۔ اور مرحوم
کیلئے جلسہ و جلوس و ختم شریف و دعاء مغفرت میں حصہ لیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

رضوی زندگی:۔ بعض بزرگوں کا بہت عبرتناک و معنی خیز مقولہ ہے
کہ "اے انسان کبھی غور کیا کرو تو وہ ہے۔ کہ جب تو پیدا ہوا۔ تو
رو رہا تھا۔ اور تیرے متعلقین تیرے آس پاس مسکراتے اور خوشیاں منا
رہے تھے۔ **لہذا**۔ اب ایسی مثالی و پاکیزہ زندگی اختیار کر کہ جب تیری
موت آئے۔ تو لوگ تیری نیکی و خوبی یاد کر کے تیری یاد میں آنسو بہا
رہے ہوں اور تو اپنے کامیاب انجام پر مسکراتا ہوا دنیا سے جا رہا ہو۔ ؎
نشانِ مردِ مومن با تو گویم   چوں مرگ آید تبسم برلب اوست

سبحٰن اللہ:۔ رضوی زندگی کا کیسا آئینہ اور ہو بہو نقشہ ہے۔ خدا تعالےٰ
ہر مسلمان کو ایسی زندگی اور ایسی موت نصیب فرمائے۔ یعنی زندگی شان کے ساتھ اور
خاتمہ ایمان کے ساتھ۔ رضوی صاحب کا بہت زیادہ خون بہہ جانے کے باوجود ان کا چہرہ ترو تازہ تھا

فیضانِ عشق:۔ الغرض مولانا مرحوم کی مذکورہ محبوبیت و
مقبولیت ان پر فیضانِ عشق کا مظاہرہ ہے۔ جسے مختلف حضرات
نے مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر اقبال کا کہنا ہے۔ کہ
؎ ہر کہ عشق مصطفیٰ سامانِ اوست
بحر و بر در گوشہ دامانِ اوست
اور ؎ کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
ایک اور صاحب فرماتے ہیں۔ کہ
؎ بات میرے مرشد نے مجھ کو یہ بتائی ہے
جو نبی کا ہو جائے اس کی کل خدائی ہے (اور)

اعلیحضرت فاضل بریلوی کا ارشاد ہے۔ ؎
جو کہ اس در کا ہوا خلق خدا اس کی ہوئی
جو کہ اس در سے پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

جبکہ۔ خود اعلیحضرت کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ
؎ سب یہ صدقہ ہے عرب کے جگمگاتے چاند کا
نام روشن اے رضا جس نے تمہارا کر دیا
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ورحمۃ اللہ علیہ)

نہ تھکاوٹ نہ رکاوٹ:۔ مولانا رضوی مرحوم میں قدرت نے جذبوں اور
ولولوں کی ایسی بجلیاں بھر دی تھیں کہ راہ خدا و عشق مصطفےٰ (جل جلالہ
و صلی اللہ علیہ وسلم) میں نہ انہیں کوئی تھکاوٹ محسوس ہوتی تھی۔ نہ
رکاوٹ۔ شب و روز تبلیغ و نعت و تقریر۔ ایک ایک دن میں کبھی
دو کبھی تین کبھی چار پروگرام۔ اور ایسے ایسے دور دراز علاقوں
کا سفر۔ کہ جنہیں نہ ہم نے دیکھا ہے نہ سنا۔ کبھی کراچی کبھی پشاور
کبھی کوئٹہ کبھی پنڈی اور کبھی آزاد کشمیر کے بلند و بالا پہاڑی علاقوں
کا سفر۔ ملک کا شاید ہی کوئی ایسا علاقہ و گوشہ ہو۔ جہاں رضوی نے

مسلکِ حق وعشقِ مصطفےٰ اور پیغامِ رضا کو نہ پہنچایا ہو۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

کوئٹہ سے کلرآبادی :۔ ماہ محرم ۱۴۱۲ھ میں سنی رضوی جامع مسجد محلہ صدیق آباد (کلرآبادی گوجرانوالہ) میں سالانہ "سنی کانفرنس" کا پروگرام تھا۔ جسمیں مولانا صاحبزادہ شبیر حسین شاہ حافظ آبادی اور مولانا محمد اکرم رضوی مدعو تھے۔ اور مولانا رضوی نے کوئٹہ سے کلرآبادی پہنچنا تھا۔ کیونکہ وقت دیا ہوا تھا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ادھر عوام کا عظیم اجتماع۔ اُدھر صاحبزادہ صاحب نے کسی عذر کے باعث معذرت کا پیغام پہنچا دیا۔ اور رضوی صاحب کے آنے میں بھی تاخیر ہونے لگی۔ اور حاضرین میں اور منتظمین میں بھی بے چینی پھیلنے لگی۔ کہ **اچانک** ۔ شیرِ اہلسنّت مولانا محمد اکرم رضوی صاحب کے نعرے بلند ہونے لگے۔ اور اللہ کا بندہ اور مصطفےٰ کا غلام اتنے دور دراز سفر سے واپسی پر کچھ آرام کئے بغیر سیدھا جلسہ گاہ میں پہنچ گیا اور منتظمین وسامعین نے سکھ کا سانس لیا۔ پھر اس شیرِ اہلسنّت و مجاہدِ ملّت نے مجمع کو نبھایا۔ "رفض وخروج" کا پوسٹمارٹم کیا۔ اور مذہبِ حق اہلسنت کا پیغامِ حق دیا۔

اندازہ فرمائیے :۔ کہاں کوئٹہ بلوچستان اور کہاں گوجرانوالہ کا شہر سے ہٹا ہوا کلرآبادی کا علاقہ۔ مولانا اکرم رضوی کے بغیر (الا ماشاءاللہ) اور کون خطیب ومقرر ایسا انتھک۔ ایسا مخلص اور ایسا باعمل ہوگا؟ ایسے ہی مواقع پر کہا گیا ہے۔ کہ

ع آفریں بر ہمّت مردانہ تو۔ (ادر)

ایں کار از تو آید ومرداں چنیں کنند

سفری مستعدی :۔ کے علاوہ مسلسل سفر وتھکاوٹ اور تقاریر کے باوجود ماشاءاللہ مولانا کے گلے اور آواز پر کوئی اثر اور بیان کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی۔ ڈیڑھ دو گھنٹے کا خطاب تو عام معمول تھا۔ جبکہ بعض اوقات تین چار یا پانچ چھ گھنٹے بھی بولتے جاتے تھے۔ اور نہ گلا بیٹھتا تھا اور نہ ہی آواز و بیان اور مضمون کی روانی و ادائیگی میں رکاوٹ آتی تھی۔ ایک مرتبہ فیصل آباد میں رات کو ایک جگہ خطاب کر کے دوسری جگہ بیان کیلئے پہنچے۔ تو متعدد وہابی دیوبندی مولویوں نے بھی سپیکر کھول دیا اور تقریریں شروع کر دیں۔ اِدھر مولانا رضوی تنہا مقرر اور اُدھر کئی دیوبندو وہابی مولوی۔ مگر کیا کہنے اس شیرِ اہلسنت کے۔ کہ دیوبندی وہابی مولوی تھوڑا تھوڑا بیان کر کے ہار تھک کر بیٹھ گئے۔ مگر مولانا رضوی اتنے مولویوں کے خاموش ہوجانے کے باوجود بیان فرماتے رہے۔ اور کم وبیش پانچ چھ گھنٹے خطاب کر کے پھر نمازِ فجر کی اذان بھی خود ہی پڑھی۔ اسی خداداد جرأت و صلاحیت کی بنا پر تحدیثِ نعمت کے طور پر فرمایا کرتے تھے۔ کہ

ے شیر ببر خدا نے مجھ کو بنایا ایسا

بد مذہبوں کے میں نے چھکے چھڑا دیئے ہیں

اور یہ کہ۔ ے ارے دیوبندی وہابی ملّاں تو کدھر بھاگ رہا ہے

یہ رضوی تو فقط تیرے لئے جاگ رہا ہے

تاثیرِ بیان :۔ مولانا رضوی مرحوم کی آواز وترنم میں دلکشی ودلچسپی بھی پائی جاتی تھی اور گھن گرج بھی۔ ایک مرتبہ فیصل آباد میں قبرستان سے متصل مولانا باغ علی صاحب کی مسجد میں آپ کا خطاب تھا۔ کہ ایک عیسائی نے اپنی چارپائی پر لیٹے ہوئے۔ آپ کی آواز وتقریر سنی تو فوراً اٹھکر آیا۔ اور دورانِ تقریر ہی مولانا رضوی کے پاس آکر مشرف بہ اسلام ہوا۔ جبکہ مولانا فیض بخش ملتانی کا بیان ہے۔ ایک دور افتادہ علاقہ میں مولانا کو مدعو کیا گیا۔ اور بتایا گیا۔ کہ یہاں دیوبندیت وہابیت کے بڑے اثرات ہیں۔ تو مولانا رضوی نے ایسی خوش بیانی و تاثیر زبانی سے خطاب کیا۔ کہ اسی مجمع میں دس آدمی اُٹھے اور کہنے لگے۔ کہ مولانا صاحب۔ ہم آج سے دیوبندی وہابی مذہب سے تائب ہوتے ہیں۔ اور آپ کا سنی بریلوی مسلک قبول کرتے ہیں۔ فقیر نے یہ جو کچھ بیان کیا ہے۔ یہ بطور "عنوان" ہے۔ ورنہ اس کی تفصیل تو بہت زیادہ ہے۔ اور بکثرت مقامات پر احباب ایسے واقعات کے راوی وگواہ ہیں۔ کہ رضوی شہید نے کتنی تبلیغ فرمائی اور کس طرح بے دینوں کا ناطقہ بند کیا۔

شیر دل اور سخی دل :۔ مولانا رضوی شہید بفضلہ تعالیٰ جتنے شیر دل نڈر اور بےخوف مبلغ تھے۔ اتنے ہی سخی دل اور "دریا دل" بھی تھے۔ اور کارِ خیر و مذہبی جماعتی اور مسلکی امور میں دل کھول کر مالی تعاون فرماتے اور بالعموم دوسروں سے بڑھ کر حصہ لیتے اور عملی مثال قائم کرتے ● اس سلسلہ کی ایک بڑی مثال قابلِ ذکر ہے کہ کچھ عرصہ قبل لاہور میں جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی اجلاس میں جس میں بکثرت علماء و مشائخ کے علاوہ مولانا شاہ احمد نورانی بھی تشریف رکھتے تھے۔ جب جمعیت کے لئے اپنے دفتر کی ضرورت اور کرایہ کے اخراجات و فنڈ کی کمی کا ذکر آیا تو مولانا رضوی مرحوم نے اٹھکر فرمایا۔ کہ اتنے بڑے اجلاس اور اتنے حضرات کے ہوتے ہوئے۔ جمعیت کا اپنا دفتر قائم کرنا کوئی مشکل نہیں۔ میں اس سلسلہ میں ابتداء کرتے ہوئے اعلان کرتا ہوں۔ کہ اگر میرے علاقہ کامونکی گوجرانوالہ میں دفتر بنانے کا پروگرام ہو۔ تو میں پانچ مرلہ زمین کی قیمت ادا کرونگا۔ اور اگر لاہور میں ایسا پروگرام بنایا گیا۔ تو ایک مرلہ کے اخراجات میرے ذمہ ہونگے۔ واقعہ مذکورہ سے مولانا مرحوم کے سخی دل ہونے کا اندازہ لگانے کے علاوہ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مولانا رضوی مرحوم کے اس اعلان کے بعد اور کسی بزرگ اور بھائی نے مولانا مرحوم کی ہمنوائی نہ فرمائی۔ اور دوسرے کسی کو ایسے اعلان کی ہمت نہ ہوئی ● یہ تو ایک نمایاں مثال ہے۔ جبکہ اس قسم کے چھوٹے موٹے واقعات بکثرت بیان کئے جا سکتے ہیں۔ مولانا اپنی اس فراخدلی کے باعث جلسوں میں تشریف لیجاتے تو نہ کسی فرمائشی کھانے کا مطالبہ کرتے اور نہ فیس اور نذرانہ کا تقاضہ۔ جو کچھ احباب و منتظمین جلسہ حسب توفیق اپنی خوشی سے پیش کرتے بلاجرح و تکرار اور بغیر "شمار" کئے قبول فرماتے۔ اگرچہ گاڑی کا کرایہ و خرچہ بھی پورا نہ ہوتا ● اور اگر کچھ بھی نہ ملتا پھر بھی شکوہ نہ کرتے ● اور اگر کہیں مسجد و مدرسہ زیر تعمیر ہوتے تو بعض دفعہ منتظمین جو نذرانہ پیش کرتے۔ مولانا رضوی واپس لوٹا دیتے اور فرماتے اب آپ میری طرف سے مسجد و مدرسہ کے اخراجات میں شامل فرما دیں۔

فاضل شہیر :۔ مولانا محمد محفوظ الحق شاہ صاحب بورلیوالا کا بیان کردہ واقعہ اس سلسلہ میں بالخصوص قابل ذکر ہے۔ شاہ صاحب نے بیان کیا۔ کہ جب مولانا رضوی ہمارے علاقہ میں تشریف لے جاتے۔ اور تاریخ فارغ ہونے کے باعث انہیں ایک دو دن ٹھہرنا پڑتا ● تو فرماتے شاہ صاحب کہیں جلسہ کا پروگرام رکھوا دیں۔ تو بہتر ہے۔ شاہ صاحب نے ازراہِ مزاح فرمایا۔ کہ اس طرح از خود تاریخ دینے اور جلسہ رکھواتے میں پیسے نہیں ملتے۔ تو رضوی صاحب نے کہا۔ شان رسالت کا چرچا اور منکرین شانِ رسالت کا رد تو ہوگا۔ یہاں فارغ بیٹھکر کیا کرینگے۔

سبحن اللہ۔ ایسا خلوص ایسا جذبہ ایسا شیر دل خطیب و دریا دل مقرر اور کہاں ملیگا۔ (الا ماشاء اللہ)

صدقہ جاریہ :۔ مولانا رضوی شہید کی اسی سخاوت اور دریا دلی و فراخدلی کا ایک یہ پہلو بھی بہت عظیم ہے۔ کہ بہت سی مساجد و مدارس کے تعاون و چندہ دلانے کے لئے جب آپ اپیل کرتے۔ تو پہلے اپنی طرف سے خاصی رقم کا اعلان کرکے دیگر احباب کو توجہ دلاتے۔ تو اس طرح بہت چندہ فراہم ہو جاتا اور بڑی معقول رقم جمع ہو جاتی۔ تو آپ مساجد و مدارس کے لئے منتظمین کے پاس جمع کرا دیتے۔ اس طرح بہت زیادہ تعداد میں مساجد و مدارس میں آپ کا حصہ ہے جو بلاشبہ مولانا رضوی مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ مولیٰ تعالےٰ قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

مسجد داتا گنج بخش :۔ اس سلسلہ میں مسجد داتا گنج بخش

کریم پارک نوشہرہ سانسی روڈ۔ گوجرانوالہ اور شیر ربانی مینارہ مسجد فیض مدینہ کامونکی کی مثال بالخصوص قابلِ ذکر ہے۔ جن کی تعمیر و تکمیل آپ کے آخری دور میں ہوئی۔ اور مولانا مرحوم نے جانی و مالی طور پر دونوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر اپنے لئے توشۂ آخرت و صدقۂ جاریہ بنایا۔ جزاہ اللہ تعالےٰ خیر الجزاء۔

اپنا مدرسہ :۔ چونکہ مولانا رضوی مرحوم کی اہلیہ محترمہ حافظۂ قرآن ہیں۔ اسلئے آپ نے اپنے ذاتی مکان میں بھی مدرسہ قائم کر رکھا تھا۔ جس کی ضروریات و طالبات کی خدمت و سہولت کے لئے مدرسہ کے لئے ذاتی مکان فارغ و مصروف رکھنے کے علاوہ اپنی جیب سے کافی خرچ فرماتے تھے۔ اس مدرسہ میں بے شمار طالبات زیر تعلیم رہیں۔ اور قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوئیں۔ آہ۔ ظالمو نجدیوں نے مولانا کو شہید کر کے اس مدرسہ و کئی امور خیر کا سلسلہ بند کر کے اپنی بدبختی اور دونوں جہاں میں اپنی روسیاہی کا سامان کیا۔

جبکہ :۔ اس انتہائی ظلم و بدبختی کے باوجود ظالم وہابی مولانا رضوی مرحوم کا کچھ نہ بگاڑ سکے کیونکہ مرتبہ شہادت پر فائز ہونے کے علاوہ کئی جگہ ان کا "صدقہ جاریہ" جاری رہیگا۔ ان کے رسائل و تحریریں پڑھی جائیں گی۔ کیسٹوں میں ان کی آواز گونجتی رہے گی اور لوگ ان کی خوش بیانی و نعت خوانی اور ردّ نجدیت وہابیت کے مضامین سے محظوظ و مستفیض اور نجدیت و وہابیت سے خبردار ہوتے رہیں گے۔ رضوی شہید زندہ باد اور جیوے جیوے رضوی شیر۔ اور فاتح نجدیت کے نعرے گونجتے رہیں گے اور

خدا خیر کرے :۔ اور ان کے صاحبزادگان کو ان کے والد گرامی کی طرح علم و عمل اور جذبۂ و ولولہ نصیب فرما کر ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ ایک رضوی کی جگہ چار رضوی مولانا محمد اکرم رضوی کی جانشینی کریں گے۔ اور اپنے والد گرامی کے مشن کو جاری رکھیں گے۔ اسی لئے تو کہا گیا ہے۔ کہ

نجدیو ظالمو ؎ یہ بازی خون کی بازی ہے یہ بازی تم ہی ہاروگے
ہر گھر سے رضوی نکلے گا تم کتنے رضوی ماروگے

اور ؎ آفتاب رضویت تابندہ تھا تابندہ ہے
سن لیں نجدی آج بھی اکرم رضوی زندہ ہے

رقّت و درد :۔ مولانا رضوی مرحوم صرف "قیل و قال" کی حد تک کوئی پیشہ ور مولوی اور مقرر نہ تھے۔ بلکہ بفضلہٖ تعالےٰ سچے عاشق رسول اور عالم باعمل تھے۔ اور

؏ قال را بگذار مرد حال شو

کے مطابق وہ "مرد قال" ہونے کے علاوہ "مرد حال" بھی تھے۔ اور لبا اوقات بدعقیدہ و بدمست خشک نجدی وہابی ملّاؤں کے برعکس زور عشق درد رقت سوز و گداز اور رقیق قلب ہونے کے باعث مولانا رضوی اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکتے اور تلاوت قرآن و تقریر و نعت و سلام کے دوران زبانی گلہائے عقیدت کے ساتھ ساتھ اپنے محبوب مدنی آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حضور اپنے آنسوؤں کا نذرانہ بھی پیش کرتے تھے۔ ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی تھی۔ وہ "مدنی ماہیؐ" کے عشق میں خود بھی روتے تھے۔ اور سامعین کو بھی رلاتے تھے۔ اور درج ذیل شعر کا بالکل صحیح مصداق تھے۔ کہ

؎ نعت کہتا رہوں نعت سنتا رہوں
آنکھ پُرنم رہے دل مچلتا رہے
مولیٰ نام محمد زباں پر رہے (صلی اللہ علیہ وسلم)
سانس چلتا رہے ذکر ہوتا رہے

بے سہاروں کا کوئی سہارا نہیں
مصطفےٰ کے سوا تو گزارہ نہیں
ان کی نظر کرم ہو تو کچھ غم نہیں
چاہے سارا زمانہ بدلتا رہے

خلق و تواضع :- مولانا رضوی مرحوم کے اوصاف میں خلق و تواضع کا پہلو بھی نمایاں تھا۔ خطیب پاکستان کہلانے اور اس قدر عزت و شہرت پانے کے باوجود ان میں کوئی غرور و تکبر نہ تھا۔ علماء و مشائخ۔ دوست احباب اور طلباء کرام کے ساتھ بڑی محبت سے پیش آتے۔ حسب موقع حسب توفیق فراخدلی سے سب کی خدمت اور خاطر و مدارت کرتے۔ دوست احباب طلبہ و نمازی حضرات کے ساتھ بے تکلفی سے بیٹھتے۔ مسئلہ مسائل سناتے اور حال احوال دریافت کرتے۔ اسی خلوص و خلق و تواضع اور بے تکلفی کا یہ حصہ تھا کہ کئی مرتبہ وہ خود ہی اذان دیتے۔ خود ہی جماعت کراتے کسی کے انتظار میں بیٹھنے اور جلسہ کی کاروائی میں تاخیر کرنے کی بجائے خود ہی تلاوت کرتے۔ نعت پڑھتے۔ اور افتتاحی تقریر کر کے جلسہ شروع فرماتے۔ اور سلام بھی خود پڑھاتے۔ ورنہ عزت و شہرت یافتہ خطباء مقررین تو الا ماشاء اللہ ایسے کاموں کو اپنے مزعوم مقام سے فروتر جانتے اور "ہتک عزت" گردانتے ہیں۔ اور بعض پیشہ ور خطیب و مقرر خود ایسا کرنے کی بجائے معاذ اللہ اذان و نماز و جماعت کے قریب ہی نہیں پھٹکتے۔ سوا اس کے کہ مجبوراً کبھی کہیں "پھنس" جائیں۔ ایسے مولوی و مقرر اگر نماز پڑھتے بھی ہیں۔ تو تھکے ہارے دل سے تعدیل ارکان و خشوع و خضوع کے بغیر نماز پڑھتے نہیں۔ بلکہ ٹرخاتے ہیں۔ اور جلسہ کے اول آخر جب چائے پانی کے لئے بیٹھتے ہیں۔ تو خوب گپ شپ ہانکتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے ہنسی مذاق کرتے اور دوسرے مولویوں کے خلاف بدگوئی اور ان کی تحقیر و تنقیص کرتے ہیں۔ مگر

الحمد للہ :- شہرت یافتہ خطیب و مقبول مقرر ہونے کے باوجود رضوی صاحب میں ایسی گھٹیا باتیں اور عادتیں نہ تھیں۔ وہ نماز پڑھتے تو تسلی و خشوع و خضوع سے پڑھتے اور جہاں تک ہو سکتا۔ سفر و حضر میں نماز باجماعت ادا کرتے۔ ان کی نماز اس شعر کی آئینہ دار تھی۔ کہ ؎

کھول کے دیکھ چشم دل لطف ہے کیا نماز میں
آتا ہے ہر طرف نظر نور خدا نماز میں

نعروں کا کورس :- جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ چونکہ رضوی صاحب کا جذبہ و ولولہ ان کی "ہوس و نفس" پر غالب تھا۔ اسلئے جلسوں میں وہ نعرے بھی بے تکلفی کے ساتھ خود ہی لگواتے۔ اور نعروں کا کورس مکمل فرماتے۔ نعرۂ تکبیر۔ نعرۂ رسالت۔ نعرۂ تحقیق نعرۂ غوثیہ۔ سیدی مرشدی۔ عظمت و شان رسالت زندہ باد۔ مذہب حق اہلسنّت و جماعت زندہ باد۔ علماء اہلسنّت زندہ باد۔ جمعیت علماء پاکستان زندہ باد۔ جماعت اہلسنّت زندہ باد۔ دعوت اسلامی زندہ باد سنی تحریک زندہ باد۔ پاکستان سنی فورس زندہ باد۔ انجمن طلباء اسلام زندہ باد۔ جماعت رضائے مصطفٰے زندہ باد۔ عوام اہلسنّت زندہ باد آپ سب زندہ باد۔ فیضان محدث اعظم پاکستان زندہ باد۔ اولیاء کا ہے فیضان۔ پاکستان پاکستان۔ فیض رضا جاری رہے گا۔

جبکہ :- عام علماء و خطباء و مقررین کو دوسروں کے نعرے لگوانے میں ہتک و دقت محسوس ہوتی ہے مگر مولانا رضوی ایسے تکلفات و خود بینی و خود نمائی سے پاک تھے۔ ان کے دل میں ایک خاص جذبۂ و ولولہ تھا۔ انہیں مذہب اہلسنّت اور سب اہلسنّت سے دلی محبت تھی۔ اس لئے وہ سب کے نعرے لگواتے تھے۔ ان نعروں میں بزرگوں کی یاد بھی ہوتی تھی۔ سنّی تنظیموں کی تشہیر بھی ہوتی تھی۔ اور رضوی کی گرجدار آواز اور ان کے نعروں کی مخالفین اہلسنت و منکرین شان رسالت پر دھاک بھی بیٹھ جاتی تھی۔

فوٹو بازی و نمائش سے نفرت :- آجکل عام علماء و مشائخ مولوی مفتی پیر سب کچھ جاننے کے باوجود حالات کی رو میں ایسے بہہ رہے ہیں۔ کہ فوٹو بازی جیسی لعنت و صریح گناہ کو نظر انداز کر کے وہ فوٹو کھنچوانے اور اخبارات میں چھپوانے کے دلدادہ ہوتے ہیں۔

اور اپنی ہوس نفس کی تسکین و نمائش کے لئے مسجدوں میں خالص
دینی مذہبی جلسوں میں کیمرہ بازوں کو بلواتے اور نہ صرف فوٹو بلکہ
وڈیو فلمیں بنواتے اور احساس گناہ کو بھی مٹاتے ہیں۔ مگر مولانا
رضوی مرحوم الحمدللہ اپنی نمائش و فوٹو بازی سے نہ صرف دامن
بچاتے بلکہ جو ایسا کرتا۔ شیر کی طرح للکار کر اس چیز کی مذمت کرتے
کیمرہ بازوں کو روک دیتے۔ اور ان کو تنبیہ فرماتے۔ بعض اوقات
تساہل و تغافل اور ان کی بے توجہی و لاعلمی کے باعث ان کی جو تصویریں
اتریں اور چھپ چکی تھیں۔ الحمدللہ ان پر بھی انہیں ندامت تھی۔ اور
ماہنامہ رضائے مصطفیٰ میں انہوں نے اس سلسلہ میں اپنا توبہ نامہ
بھی شائع کرایا تھا۔ جزاہ اللہ تعالےٰ خیرا۔

فقیر:۔ نے اپنے عزیز رضوی کا جو مختصر سوانحی خاکہ اور ان کی سیرت و
کردار کے جو عنوانات و جھلکیاں پیش کیں ہیں۔ ان کے پیش نظر
آپ اندازہ فرما سکتے ہیں۔ کہ دور حاضر کے امام اعلحضرت مولانا
شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کی ان کے حق میں یہ دعا کتنی مقبول
ہوئی۔ کہ ے واسطہ پیارے کا ایسا ہو کہ جو سنی مرے

یوں نہ فرمائیں ترے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

سبحان اللہ۔ اعلحضرت کے دعائیہ الفاظ مومن صالح اور طیب و طاہر
مولانا رضوی شہید پر کتنے فٹ آئے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

صلحکلیوں کو نصیحت:۔ بعض صلحکلی قسم کے پیشہ ور مولوی
غیرت مسلکی کے خلاف روپے پیسے کی خاطر کبھی دیوبندیوں وہابیوں
اور کبھی شیعوں کے اسٹیج پر چلے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق
اہلسنت تمہید جلسوں میں فرمایا کرتے تھے "تمہیں کس چیز کی کمی ہے غیروں
کے پاس کیوں جاتے ہو۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہر چیز ہمارے پاس
ہے۔ اللہ کی قسم کمی کسی چیز کی نہیں۔ دیکھو فقیر حاجی صاحب کا ادنیٰ
غلام تمہارے سامنے موجود ہے۔ ایک ایک دن میں دو دو تین
تین تقریریں ہوتی ہیں۔ اور الحمدللہ مانگتے بھی کسی سے کچھ نہیں
کہ کیا دو گے؟ غیروں کے اسٹیجوں پر جانیوالو! اگر تم نے روپے
پیسے ہی لینے ہیں تو ہمیں بتاؤ۔ ہم تمہیں اتنے ہی روپے دے
دیتے ہیں نہ دیں تو مصطفیٰ علیہ السلام کا غلام نہ سمجھنا۔ گستاخان
شان رسالت و گستاخان شان صحابہ کا مال کیوں کھاتے ہو۔
قسم خدا۔ کی ہمیں کوئی خریدنے والا آئے تو ہمیں میدان میں انہیں
خرید سکتا) • گوجرانوالہ سے ایک شخص میرے پاس گیا اور مصافحہ
کے لئے ہاتھ بڑھائے لیکن میں نے ہاتھ اس کی طرف نہ بڑھایا۔ میں
ولی تو نہیں لیکن الحمدللہ بزرگوں کے ہاتھ میں ہاتھ ضرور دیا ہے۔ میں
سمجھ گیا کہ یہ دوسری کمپنی کا آدمی ہے پھر اسکو کہا۔ سچ سچ بتا کیا
تو اہل تشیع کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا؟ کہنے لگا "جی ہاں میں اہل
تشیع کے ساتھ تعلق رکھتا ہوں گوجرانوالہ کے گھنٹہ گھر اور چوک غریب نواز کے
درمیان جو مجلس ہوتی ہے۔ ہم وہاں کے آدمی ہیں۔ آپ کے پاس
اس لئے آئے ہیں۔ چونکہ آپ کے نام کے ساتھ رضوی کا لفظ پڑھا
ہے۔ ہماری طبیعت بڑی خوش ہوئی ہے۔ اسلئے ہم نے فیصلہ
کیا ہے۔ کہ آپ کو اپنی مجلس کے لئے دعوت دیں۔ میں نے کہا یہ
رضوی وہ نہیں جو ایک گھنٹہ کی چار سر پٹ مارے اور پانچ ہزار روپے
لے لے۔ میں نے کہا پیٹنے والے نام نہاد رضوی اور ہیں۔ اللہ کے
فضل و کرم سے ہم نہ تو پیٹنے والے ہیں اور نہ ماتم کرنے والے رضوی
ہیں۔ خدا کی قسم ہم رضوی ضرور ہیں۔ لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ کی
عظمت کے نعرے بلند کرنے والے ہیں۔ ابوبکر صدیق، عمر فاروق،
عثمان غنی، علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہم) کی شان کے ڈنکے بجانے والے
رضوی ہیں۔ ہم صحابہ کرام و اہلبیت عظام اور اولیاء کرام رضی اللہ عنہم
کی محبت کا درس دینے والے اور مسلک حق اہلسنت کا پرچار کرنے
والے رضوی ہیں۔ ایمانی غیرت و مسلکی و جماعتی تشخص کا احساس ہونا چاہئے
جو دربار مصطفیٰ پر بک چکے ہیں۔ انہیں کہیں اور ایمان و ضمیر کا سودا نہیں کرنا چاہئے۔

آخری سفر، سامانِ آخرت

شہیدِ اہلسنت:۔ مولانا محمد اکرم رضوی علیہ الرحمۃ نے ۳ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۲ اگست ۱۹۹۴ء مسجد ضیاء القرآن کھیالی گوجرانوالہ میں خطبۂ جمعہ دیا۔ ● اور پھر قصور شہر روانہ ہو گئے۔ جہاں مسجد نور میں زندگی کی آخری رات بعد نماز عشاء میلاد شریف کا بیان کیا ● اور ہفتہ کو بعد نماز ظہر موضع نینوال (تھانہ کھڈیاں ضلع قصور) کی مسجد میں بعد نماز ظہر شانِ رسالت و مسئلہ نور پر زندگی کا آخری خطاب کیا۔ اور پھر عصر کی نماز پڑھ کر موضع ٹھینگ موڑ کیلئے روانہ ہوئے۔ جہاں بعد نماز عشاء خطاب کرنا تھا ● مگر ابھی گاڑی نینوال گاؤں سے باہر نکلی ہی تھی۔ کہ ریلوے پھاٹک پر جب گاڑی آہستہ ہوئی تو تین بے دینوں ظالموں نے چھپ کر پہلے گاڑی پر فائرنگ کی۔ اور بحکم تقدیر جب مولانا مرحوم گاڑی سے باہر نکلے۔ تو پھر ، بے دینوں نے سامنے سے سینے پر فائر کئے اور بھاگ گئے ● مگر سینے پر گولیاں کھانے کے باوجود مولانا نے اپنی خداداد ہمت و استقامت کے باعث نہ پشت دکھائی اور نہ ہی نیچے گرے۔ بلکہ خود ہی ایک جگہ پر بیٹھ گئے ● اور جب گاؤں والے یہ خبر سن کر وہاں پہنچے اور انہوں نے آپ کو اٹھا کر گاڑی میں لٹایا تو ابھی تھوڑا ہی فاصلہ طے ہوا تھا۔ کہ عاشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روح بڑے سکون کے ساتھ پرواز کر گئی۔ جبکہ پاس والوں کو اس وقت گاڑی کے اندر ایک خاص قسم کی خوشبو محسوس ہوئی۔

سبحان اللہ:۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ

جینا انہی کا جینا ہے مرنا انہی کا مرنا
ایک بانکپن سے جینا ایک بانکپن سے مرنا

نوجوان حضرات:۔ مختلف مواقع پر جو نعرے لگاتے ہیں۔ کہ جوانیاں لٹائیں گے۔ سینے پہ گولی کھائیں گے۔ حق کا پیغام پہنچائیں گے۔ گردن نہیں جھکائیں گے۔ باطل سے ہار نہ کھائیں گے۔ مولانا رضوی نے ان نعروں کو سو فیصد سچا کر دکھایا۔ اور انہیں عملی جامہ پہنایا۔ سچ ہے۔ کہ

آئینِ جوانمرداں حق گوئی و بیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

قابلِ ذکر:۔ بات یہ ہے۔ کہ مولانا محمد اکرم رضوی باایں عزت و شہرت اور خاص مقبولیت کے باوجود درویش منش عالم و مبلغ تھے۔ وہ ویسے ہی "ایسے ویسے" تکلفات سے پاک تھے۔ مگر ان کا آخری سفر تو محض سامانِ آخرت اور بالکل ہی درویشانہ اور فراستِ مومنانہ کا مظہر تھا ● جسمیں نہ کوئی بیٹا ان کے ساتھ تھا۔ (جنہیں وقتاً فوقتاً وہ ساتھ لیجایا کرتے تھے) نہ ہی کپڑوں کا دوسرا جوڑا۔ (حالانکہ موسم گرما ہے) اور نہ ہی کوئی بکس بیگ تھیلا وغیرہ۔ گویا۔ کہ فراستِ مومنانہ کے باعث انہیں یہ محسوس ہو گیا تھا۔ کہ یہ آخری سفر۔ سفرِ آخرت ہے۔ اسمیں "بے سر و سامان" ہی جانا چاہیئے۔ آخری سفر۔ میں مولانا مرحوم کے پاس صرف درمیانہ سا ایک "شاپر" (لفافہ) تھا۔ جسمیں سامانِ آخرت بھرا ہوا تھا۔ ایک تسبیح ایک کنگھی اور مختلف تعداد میں درج ذیل تبلیغی کتب و رسائل ● قصیدہ بردہ شریف ● غلط ترجموں کی نشاندہی ● فاتحہ کا طریقہ ● اسلام میں والدین کا مقام۔ ایک عاشقِ رسول۔ مخلص مبلغ اسلام۔ مجاہد فی سبیل اللہ کے آخری سفر کا یہ سامانِ آخرت۔ کتنا عجیب و غریب اور معنی خیز ہے۔ گویا

سب گئے اہلِ نظر دنیا سے کہہ کر
یہ دنیا پیار کے قابل نہیں ہے

طریقۂ عجیبہ:۔ دیگر صفات کے علاوہ مولانا مرحوم کا علماء و خطباء میں یہ منفرد طریقہ تھا۔ کہ اپنی تقریری تبلیغ کے علاوہ وہ تبلیغ اسلام و مسلک اہلسنت کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ و اشاعت کے لئے جلسوں کے اختتام پر خود کتابیں لیکر بیٹھ جاتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ بھائی مختلف مسائل پر یہ دو چار کتب و رسائل ہیں۔ جن کا کم و بیش ہدیہ دس بارہ روپے ہے۔ اگر ہو تو ہدیہ دے جاؤ۔ ورنہ ویسے ہی لے جاؤ۔ رضوی تیری کیا بات ہے۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

(اور کوچۂ محبوب سے ذرا گھوم کے نکلے)

"• نامور عالم دین مولانا ابوالحامد محمد اکرم رضوی جنہیں ۱۳ اگست کو قصور کے قریب موضع نینوال تھانہ کھڈیاں کے علاقہ میں تین افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا • ۱۴ اگست کو گورنمنٹ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ میں انکی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جسمیں ملک بھر سے علماء و مشائخ اور ہزاروں افراد نے شرکت کی نماز جنازہ کی امامت کا فریضہ مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب نے سر انجام دیا • نماز جنازہ کے بعد انکی میت قبرستان کلاں لے جائی گئی۔ راستے میں شرکاء جنازہ کلمہ شہادت صلوٰۃ وسلام اور درود شریف کا ورد کرتے رہے۔ مولانا رضوی کی میت جب لحد میں اتاری جا رہی تھی۔

• تو اچانک آسمان پہ بادل چھا گئے اور بارش پھوار کی شکل میں نمودار ہوئی۔ تدفین کے ساتھ ہی مطلع صاف ہو گیا۔ جبکہ جنازہ گاہ (اسلامیہ کالج کی گراؤنڈ) میں بھی جہاں شدید گرمی اور دھوپ تھی جس وقت نماز جنازہ کیلئے صفیں درست کی جانے لگیں۔ تو یکدم موسم بدل گیا۔ بادلوں نے سایہ کیا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی • جس کی طرف بطورِ خاص مولانا ابوداؤد صاحب نے حاضرین کو توجہ دلائی اور اس خوشگوار صورت حال کو اہلسنت کی حقانیت اور شہید کے عشق رسالت کی برکت سے تعبیر کیا • قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد دعا مانگی گئی تو ان کے چاہنے والوں کی بے اختیار چیخیں نکل گئیں بعض افراد پر بے ہوشی کا عالم طاری تھا • گوجرانوالہ کی جامع مسجد زینت المساجد میں ۱۵ اگست اور جامع مسجد فیض مدینہ کامونکی میں ۱۶ اگست کو ختم قل ہوا۔ گوجرانوالہ میں ختم قل کے موقع پر نامور علماء و مشائخ نے خطاب کیا۔ اور مولانا رضوی کی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا رضوی کا ٹیپ ریکارڈ پر مختصر خطاب سنایا گیا • تو فضا جیوے جیوے رضوی شیر، رضوی تیرے خون سے انقلاب آئے گا۔ اور اسی قسم کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اور لوگوں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ مولانا رضوی کے دو صاحبزادوں محمد حامد رضا اور محمد اسد رضا نے جب بارگاہ رسالتماب میں گلہائے نعت پیش کئے تو ایک بار پھر مجمع کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ اور صاحبزادوں پر نوٹوں کی بارش ہونے لگی۔

مظاہرے :- مولانا محمد اکرم رضوی کے وحشیانہ قتل کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی مظاہروں

جلسے اور جلوسوں کا سلسلہ تادم تحریر جاری و ساری ہے۔ گوجرانوالہ میں بھی مولانا رضوی کی تدفین اور ختم قل کے بعد زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ اور جلوس نکالا گیا۔ جبکہ کامونکی میں بھی ۱۵ اگست کو زبردست مظاہرے اور مکمل ہڑتال ہوئی۔ شرکاء جلوس نے کئی گھنٹے تک جی ٹی روڈ پہ ٹریفک جام رکھی جب کہ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا۔ آنسو گیس کا بے تحاشا استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ فائرنگ بھی کی جس کے نتیجے میں ۱۸ سالہ نوجوان محمد بوٹا جاں بحق اور متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ مقتول محمد بوٹا پانچ بہنوں کا اکلوتا بھائی اور اپنے خاندان کا واحد کفیل تھا۔ پولیس نے اس کے چچا کی درخواست پر علاقہ مجسٹریٹ اور پولیس ملازمین کے خلاف محمد بوٹا کے قتل کا مقدمہ درج کرنے کی بجائے الٹا مظاہرین کے خلاف بلوہ وغیرہ کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا ہے۔ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے پسماندگان کو صبر جمیل اور پولیس کو ہدایت نصیب کرے۔ آمین۔

(بشکریہ۔ ہفت روزہ "نقاب" گوجرانوالہ ۲۰ ۱)

عـــہ مولانا کے والدین و حافظِ قرآن دادا جان کے پاس انہیں دفن کیا گیا۔

کیا یہی توحید ہے؟ (ظلم و فساد اور گستاخی جھوٹ)

نبیٔ غیب داں صلی اللہ علیہ وسلم نے نجدی وہابی فرقہ کی ایک یہ علامت بھی بیان فرمائی ہے۔ کہ یَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الْاِسْلَامِ وَیَدَعُوْنَ اَھْلَ الْاَوْثَانِ۔ وہ مسلمانوں سے قتل و قتال کرینگے اور کافروں بت پرستوں سے تعرض نہیں کرینگے۔ (الحدیث) چنانچہ نجدی وہابی تحریک مسلمانوں پر ظلم و ستم سے بھری پڑی ہے تفصیل کیلئے مکتبہ رضائے مصطفٰے۔ دارالسلام گوجرانوالہ سے اشتہار "یزید ثانی ابن عبدالوہاب نجدی"۔ منگوا کر مطالعہ کریں۔

نجدی وہابی فرقہ:۔ کے لوگوں نے مولانا محمد اکرم رضوی کو شہید کرکے اپنی اسی خونخوار وحشیانہ نجدی ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے۔

سوال:۔ یہ ہے۔ کہ ● کیا یہی وہ "نجدی توحید" ہے۔ جس کا نظاہر نجدی وہابی پرچار کرتے ہیں۔ اور خود کو موحّد اور "یارسول اللہ" پکارنے والوں کو مشرک گردانتے ہیں ● کیا اس شدید ظلم کا کوئی شرعی اخلاقی قانونی جواز ہے؟ کہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کے محبوب مبلّغ و رہنما کو بلاجواز بزدلانہ وحشیانہ طور پر ناحق شہید کرکے اس کے چھ بچوں بچیوں کو یتیم بنادیا جائے؟۔ اور بزدلوں چوروں کی طرح چھپ کر اچانک حملہ کرکے پھر راہ فرار اختیار کی جائے۔

● کیا اس بزدلی درندگی سنگدلی اور وحشیانہ پن کا نام توحید ہے؟ کیا یہی احترام انسانیت اور یہی اخلاق و انصاف و اصول و قانون ہے اور اسی درندگی وحشت و بربریت کا نام "اہلحدیثیت" ہے؟

نجدی وہابی مذہب:۔ کی کیا یہ صریح شکست اور شرمناک پسپائی نہیں کہ اسٹیج پر علمی و تحقیقی مقابلہ کرنے کی بجائے مولانا محمد اکرم رضوی کو شہید کردیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ **بہرحال۔** نجدی وہابی ذہنیت کا یہ مظاہرہ شرعی اخلاقی قانونی اور حب الوطنی و ملکی امن و امان کے تقاضوں سے صریح انحراف و سراسر ظلم و زیادتی کے علاوہ درحقیقت خود نجدیت کی شکست اور وہابیت کی موت ہے۔ جس پر یہ نعرہ لگانا بالکل بجا ہے۔ کہ وہابی مظالم مردہ باد۔ شکست خوردہ نجدیت مردہ باد۔

فاتح نجدیت اکرمؔ رضوی زندہ باد

شہید اہلسنّت و مجاہد اسلام زندہ باد

مولانا محمد اکرم رضوی:۔ شہید کے قاتلوں کے متعلق پتہ چلا ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے نجدی مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی (کامونکی) کو قتل کرایا تھا۔ اس لئے ہم موقع کی تلاش میں تھے اور ہم نے مولوی یزدانی کے بدلے میں اکرم رضوی کو قتل کیا ہے۔ حالانکہ یہ محض جھوٹ اور ظلم در ظلم ہے۔ اسلئے کہ ● جب پہلی مرتبہ مولوی یزدانی پر چھریوں سے حملہ کیا گیا تھا۔ اسوقت وہابیوں نے مولانا محمد اکرم رضوی، مولانا عبداللطیف چشتی اور مولانا امجد علی چشتی کے خلاف تھانہ میں جو جھوٹی رپورٹ درج کرائی تھی۔ وہ جھوٹی رپورٹ بعد از تحقیق خارج کردی گئی تھی ● اور عوامی قسم کے اصل حملہ آوروں نے گرفتار ہوکر سزا بھی بھگت لی تھی۔ اس کے باوجود مدت مدید کے بعد یزدانی کے بدلے رضوی صاحب کو قتل کرنا سراسر ناحق ناروا اور صریح حماقت و بددیانتی۔ جھوٹ در جھوٹ اور ظلم در ظلم ہے ● اسلئے کہ مولانا رضوی مرحوم کا یزدانی پر حملہ میں قطعاً کوئی دخل نہیں تھا۔ اور اس کا کوئی ثبوت بھی نہیں ہے۔ مولانا محمد اکرم مرحوم مرد میدان تھے ظالم و بزدل وہابیوں کی طرح چھپ چھپا کر ایسی وحشیانہ کاروائیوں اور دہشت گردی کی وارداتوں پر یقین نہ رکھتے تھے۔ ان کی پاکیزہ تعمیری سوچ تھی۔ نجدیوں کی طرح بزدلانہ تخریبی سوچ نہیں تھی۔ نجدیوں کو شیشے میں اپنا ہی منہ دکھائی دیتا ہے دوسروں کے متعلق جھوٹا پراپیگنڈا ؏ تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو۔

دوسری مرتبہ:۔ مولوی یزدانی نے اپنے چھوٹے بیٹے کی وفات کو قتل کا رنگ دیکر دوبارہ مولانا رضوی کو مقدمہ قتل میں پھانسنے کی کوشش کی کہ اکرم رضوی نے ڈاکٹر کے ساتھ سازش کرکے بچے کو مروایا ہے۔ مگر یہ مقدمہ بھی چونکہ بالکل جھوٹا تھا۔ اسلئے مولوی یزدانی جھوٹا اور اکرم رضوی پاکدامن اور سچا ثابت ہوا۔ اور ڈاکٹر کے بقول نجدیوں نے ناحق اس پر تشدد کرانے والا واقعہ

تیسری مرتبہ :- جب ۲۳ مارچ ۸۷ء کو قلعہ لچھمن سنگھ شاہدرہ لاہور میں مولوی یزدانی۔ احسان الٰہی ظہیر اور دوسرے کئی وہابی بم کے دھماکہ میں ہلاک وزخمی ہوئے تو۔ اسوقت مرکزی و صوبائی سطح پر سرکاری ایجنسیوں نے سرتوڑ کوشش کی۔ مگر کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اور بم دھماکہ کرنے والوں کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ آخر تھک ہار کر سب بیٹھ گئے۔ اسوقت نام نہاد "اہلحدیث" بم دھماکہ کا سراغ نہ ملنے پر نواز شریف کو اپنے مولویوں کا قاتل گردانتے تھے لیکن اب وہی نواز شریف "اہلحدیثوں" کا سیاسی مرشد و پیشوا ہے۔

● یہ ہے۔ نام نہاد "اہلحدیثوں" وہابیوں اور ان کے مولویوں کے ظلم جھوٹ ابن الوقتی و دورخی کی سیاہ داستان۔ جس کے باوجود وہ اچھلتے پھرتے ہیں لیکن اپنے گریبان میں منہ ڈالنے کی کوشش نہیں کرتے۔

قدرتی کرشمہ :- مولوی حبیب الرحمٰن یزدانی وہابی نے اپنی زندگی میں مولانا محمد اکرم رضوی کو بارہا نیچا دکھانے اور خطرناک مقدموں میں پھانسنے کی کوشش کی۔ مگر الحمد للہ۔ مولوی یزدانی نہ اسٹیج اور جلسوں تقریروں میں **رضوی** کا مقابلہ کر سکا۔ نہ ان کے خلاف سازشوں میں کامیاب ہو سکا۔ اور قدرت نے رضوی صاحب کو ہر مرتبہ جھوٹی سازشوں سے محفوظ رکھا۔ اور ان کی عزت و وقار میں اضافہ کیا ● یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ مولوی یزدانی کو اپنی زندگی میں کسی زندہ سلامت بیٹے کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ اور وہ اسطرح محروم ہی دنیا سے چل بسا ● جبکہ رضوی شہید کو لطفیل حبیب مولیٰ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے چار بیٹے عطا فرمائے۔ اور وہ دنیا سے شادمان و کامیاب رخصت ہوئے اور خلعت شہادت پہنکر دنیا و آخرت میں سرخروئی و دائمی زندگی اور کامیابی سے ہمکنار ہوکر بلند درجات پر فائز ہوئے۔ سچ ہے۔

ع دشمن چہ کند چوں مہرباں باشد دوست

الحاصل :- ظالموں قاتلوں کا یہ تاثر کہ ہم نے یزدانی کے بدلے رضوی کو قتل کیا ہے۔ عقل ونقل اور انصاف و قانون کے بالکل خلاف ہے۔ اور قتل کے گناہ عظیم کے علاوہ نجدیوں قاتلوں نے رضوی شہید پر یزدانی پر حملہ کی بہتان تراشی کے مزید جرم کا ارتکاب اور دنیا و آخرت میں اپنی روسیاہی کا سامان کیا ہے۔ شاید اسی لئے کہا گیا ہے ع۔ پسند اپنی اپنی مقام اپنا اپنا، کئے جا ڈ میخوار کام اپنا اپنا

ایک اور انکشاف :- وہابیوں کی حماقت ظلم اور جھوٹ کا ان پر یہ وبال ہے۔ کہ وہ سیدھی راہ چلنے اور دلائل کا جواب دلائل سے دینے کی بجائے شکست خوردہ ہو کر اپنے برے دماغ سے بری سوچیں سوچتے ہیں ● اس لئے پہلے دھمکی ناموں کے علاوہ مولانا رضوی مرحوم کی شہادت کے بعد مجھے بھی ایک خط موصول ہوا ہے۔ کہ "چونکہ تم بھی یزدانی کے قتل میں شامل ہو۔ اسلئے رضوی کے قتل کے بعد اب تمہاری باری ہے۔ اور اس سلسلہ میں کرایہ کے قاتلوں سے سودا بازی ہو رہی ہے (ملخصاً)"۔

حالانکہ :- بفضلہ تعالیٰ فقیر گوجرانوالہ میں ۳۴ سال سے حسب توفیق دینی تبلیغی علمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اور اتنے عرصہ کا "ریکارڈ" گواہ ہے۔ کہ الحمد للہ نہ علمی و تبلیغی مشاغل سے فرصت ملی اور نہ ہی کبھی کسی کے خلاف کوئی سازش کی اور نہ ہی ذاتی طور پر کسی کو کوئی نقصان پہنچایا ● اور تو اور۔ دوستوں کے مشورہ و اصرار کے باوجود نہ ابھی تک لائسنس بنوایا۔ اور نہ ہی شناختی کارڈ۔ البتہ وہابیوں اور ان جیسی تخریبی و فسادی ذہنیت رکھنے والوں نے کئی مرتبہ قتل کی دھمکیاں دیں ● دہشت گردی پر مشتمل خطوط لکھے مقدمات بنوائے۔ ہتھکڑیاں لگوائیں۔ حملہ بھی کیا۔ لیکن ہماری طرف سے کبھی اس قسم کا کوئی ردِ عمل نہ ہوا۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر۔ ہمارا وظیفہ ہے۔ اور قلم و قرطاس اور دلائل و حوالہ جات کے مقابلہ میں وہابیوں کی کذب بیانی بہتان تراشی قتل کی دھمکیاں اور اکرم رضوی کو ناحق قتل کرنا وہابیوں اور وہابی مذہب کے جھوٹے اور باطل ہونے کی دلیل ہے۔ اگر سچے ہوتے تو شہید کرنے کی بجائے اسٹیج و میدان میں علمی مقابلہ کرتے۔

جارحانہ پس منظر: بہر حال مولانا رضوی کے قتل ناحق کے سلسلہ میں یزدانی کی طبعی و حادثاتی موت کا بہانہ سراسر لغو جھوٹ اور بددیانتی ہے۔ درحقیقت نجدی تحریک اور وہابی مذہب کی بنیاد و پس منظر ہی جارحانہ و دہشتانہ ہے جیساکہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے ● یہی وہ لوگ ہیں جن کے اکابر کانگرسی مولوی اور انگریز کے آلہ کار تھے۔ اور آج بھی ان کے نجدی سعودی آقا امریکی نصاریٰ کے غلام و معاون و مددگار ہیں۔ اور امریکہ کی غلامی کی نسبت و حوالہ سے اسرائیلی یہودیوں کے "پیر بھائی اور استاذ بھائی" ہیں ● انہوں نے ہی پنڈت جواہر لال نہرو کو سعودی دارالسلطنت میں مدعو کر کے "مرحبا نہرو رسول السلام" کے نعرے لگوائے۔ اور ان کے دیوبندی بھائیوں نے "صد سالہ جشن دیوبند" کی تقریب میں نہرو کی بیٹی اندرا گاندھی کو مدعو کر کے مہمان خصوصی بنایا اور اس کے دیدار و ارشادات سے "مشرف ہوئے" ● نجدی وہابی جسقدر ہنود و یہود و نصاریٰ سے دوستی و ان کیلئے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ اسی قدر یہ شان رسالت و ولایت کے مخالف اور مسلمانان اہلسنّت کے بدترین دشمن ہیں ● انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں اور محبوبان خدا کے مزارات کو شہید کیا۔ یہی ان کا جہاد ہے۔ ابن عبدالوہاب نجدی کی تحریک و تاریخ ہنود و یہود و نصاریٰ کے ساتھ جہاد و معرکہ آرائی سے یکسر خالی ہے۔ اس خونخوار تحریک کے "چند خونی فتوے" ملاحظہ ہوں۔

اسماعیلی فتویٰ: "یہی پکارنا منتیں ماننی نذر و نیاز کرنی ان کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی ان (کفار) کا کفر و شرک تھا۔ جو کوئی کسی (انبیاء و اولیاء) سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے **ابوجہل** اور وہ شرک میں برابر ہے۔" (تقویۃ الایمان ص ۷-۳۲)

دوسرا فتویٰ: "جو شخص آنجناب (سید احمد پیر و مرشد اسماعیل دہلوی) کی امامت قبول نہ کرے۔ ایسے باغی کا خون بہانا حلال اور اس کا قتل قتل کفار کی طرح عین جہاد ہے۔ ایسے لوگ دوزخی کتے ملعون اشرار ہیں۔ میرا یہی مذہب ہے معترض کا جواب تلوار کی مار ہے نہ کہ تحریر و تقریر" (سیرت سید احمد از۔ ابوالحسن ندوی ج ۱ ص ۴۳۳)

نجدی فتویٰ: "جو کوئی یا رسول اللہ کہے یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے.. وہ مشرک ہے۔ شرک اکبر (بڑے شرک) کا مرتکب ہے۔ اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے۔ اور ان کے اموال کو لوٹ لینا مباح ہے" ● "جس نے انبیاء و اولیاء کو وسائط و وسیلہ بنایا یا سمجھا۔ تو وہ کافر و مشرک ہے۔ اس کا مال حلال ہے اور خون (قتل) مباح ہے۔" (کتاب تحفہ وہابیہ ص ۵۹-۸۲ ملخصًا)

دیوبندی فتویٰ: "کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی ہے۔ شرک ہے۔ ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر و مشرک مرتد ملعون جہنمی نہ کہے۔ وہ بھی ویسا ہی مرتد و کافر ہے۔ ایسے عقائد والے لوگ بالکل پکے کالے کافر ہیں۔ ان کا کوئی نکاح نہیں سب زانی ہیں۔" (جواہر القرآن۔ غلام خان ص ۱۴۷ ملخصًا و بلغۃ الحیران مولوی حسین علی ص ۴ ملخصًا)

مودودی فتویٰ: "ان پڑھ عوام ہوں یا دستار بند علماء یا خرقہ پوش مشائخ یا کالجوں یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات ... اسلام کی روح سے ناواقف ہونے میں سب یکساں ہیں۔" ● "دونوں قسم کے (دینی سیاسی) رہنما اپنے نظریئے اور اپنی پالیسی کے لحاظ سے یکساں گم کردہ راہ ہیں۔ دونوں راہ حق سے ہٹ کر تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں" ● "یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں۔" (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم ص ۹۵-۱۳۰)

مسلمانو۔ سنیو۔ حکمرانو۔ نجدی دیوبندی مودودی وہابی فتووں کو پڑھو اور ان کی دہشت گردی و سنگدلی کا اندازہ کرو۔ درحقیقت یہی فتوے اور یہی تربیت مولانا رضوی کی شہادت کی محرک اور اصل پس منظر ہے۔

مولانا رضوی شہید کی پُرخلوص عقیدت و ارادت

(از۔ مولانا الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی سراج العلوم گوجرانوالہ)

عــہ ● پیر خانہ سے عقیدت ومحبت کو تصوف وطریقت میں اہم حیثیت حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا روم، حضرت **سلطان باہو** اور حضرت بابا بلھے شاہ جیسے سلف صالحین بزرگوں کا کلام مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ بعض صوفیاء کے نزدیک تو پیرو مرشد اور استاد کا مقام والدین سے بھی زیادہ ہے۔ اس لئے کہ والدین اپنے بیٹے کی جسمانی تربیت کرتے ہیں جبکہ پیرو مرشد اور استاد اپنے مرید و شاگرد کی روحانی تربیت کرتے اور آخرت سنوارتے ہیں ● طریقت کے اس مقام پر بھی شہید اہل سنت مولانا محمد اکرم رضوی ایک انوکھی حیثیت سے نظر آتے ہیں۔ مولانا محمد اکرم رضوی میرے والد گرامی مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف تھے اور آپ کو اپنے پیرو مرشد سے والہانہ عقیدت تھی۔

۱۹۷۰ء:۔ میں جب مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب نظام مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نفاذ کی خاطر جمعیت علماء پاکستان کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کی سیٹ پر کھڑے ہوئے تو مولانا رضوی کے بعض قریبی عزیز پی پی پی سے ہمدردیاں رکھتے تھے۔ جب انہوں نے پی پی کا جھنڈا لگایا تو مولانا رضوی نے پی پی کا جھنڈا اتار کر جمعیت علماء پاکستان کا گنبد خضریٰ والا جھنڈا لہرا دیا۔ اس وجہ سے مولانا اکرم رضوی کے عزیز رضوی صاحب سے ناراض بھی ہو گئے سختی بھی کی لیکن مولانا رضوی نے اپنے پیرو مرشد کا دامن نہ چھوڑا۔ اپنے **شیخ طریقت** :۔ سے عقیدت کا اظہار رضوی صاحب کی کیسٹوں سے بھی ہوتا ہے اور ان کے قریبی دوست بھی جانتے ہیں جن سے وہ اس سلسلہ میں گفتگو فرماتے تھے۔ بعض دفعہ تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا کہ "مجھ پر میرے حضرت کی بڑی نظر ہے یہی وجہ ہے کہ بعض مقامات پر لوگ میری بیعت کرنا چاہتے ہیں بلکہ اصرار کرتے ہیں تو میں ان کو کہتا ہوں کہ درویشو! میں تو بیعت نہیں کرتا اگر بیعت کرنا چاہتے ہو تو آؤ میں تمہیں ان سے بیعت کراؤں جن سے مجھے فیض ملا ہے (بعض دفعہ یہ الفاظ کہتے ہوئے آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے) **زینت المساجد**۔ میں جب کبھی کوئی پروگرام ہوتا تو مولانا محمد اکرم سے اگرچہ وقت نہ بھی لیا ہوتا اور اشتہار میں نام بھی نہ دیا ہوتا تب بھی آجاتے اور عموماً پہلا خطاب فرماتے۔ بعض دفعہ اسٹیج سیکرٹری بن جاتے اور فرماتے کہ دوستو! خطابات تو بعد میں علماء کرام فرمائیں گے۔ میں تو اس در کا غلام ہوں حاضری لگوانے کے لئے آیا ہوں ● ایک مرتبہ زینت المساجد میں بیان کر رہے تھے کہ کسی نے نعرہ لگایا "خطیب پاکستان مولانا محمد اکرم رضوی" تو فرمانے لگے اس جگہ پر آپ مجھے خطیب پاکستان نہ کہا کرو بلکہ کہا کرو "سگ دربار رضویت" قسم رب کی مجھے جو فیض ملا ہے ان بزرگوں سے ملا ہے"

تقابل :۔ ایک مرتبہ وہابیوں نے اپنے جلسہ میں اپنے لیڈر احسان الٰہی ظہیر کی بڑی تعریف کی اور والد گرامی کے متعلق زبان درازی کی تو اگلے دن جوابی جلسہ میں مولانا محمد اکرم رضوی نے فرمایا۔ سنو وہابیو! تمہارے لیڈر تصویریں کھنچوائیں داڑھیاں کترائیں اور ایسی خلاف شرع حرکات کرنے والے تمہارے "اہلحدیثوں" کے لیڈر ہوں لیکن قسم رب کی ہمارے سنیوں کے لیڈر و پیشوا مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب ہیں کہ بفضلہ تعالیٰ جن کی صورت وسیرت اور تبلیغ سنت واتباع شریعت سب کے سامنے ہے۔ آمین! تیرا لیڈر فوٹو کے بغیر جلسہ ہی نہ کرے لیکن میرا پیر اور میرا لیڈر اور

عــہ نوٹ:۔ میرے اس مضمون میں بعض باتیں ذاتی حوالے سے ہیں [illegible]

میرا راہنما نفلی حج کیلئے بھی فوٹو نہ کھچوائے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر کی ممانعت فرمائی ہے۔ او دہابیو! اگر تم میں ہمت ہے تو اپنے احسان الٰہی ظہیر کو خلاف حدیث تصویر سے منع کرو اور اسے بڑی داڑھی نہیں رکھوا سکتے تو کم از کم مٹھی بھر داڑھی ہی رکھوا دو ورنہ ایسے تارک سنّت و خلاف حدیث لیڈر چھوڑ دو۔

اپنے پیرو مرشد :- کی نسبت کی وجہ سے مولانا محمد اکرم رضوی میرے ساتھ بھی نہایت شفقت و محبت سے پیش آتے۔ چند ماہ پہلے مولانا شوکت حسین رضوی بریلوی نے مجھے بطور تبرک "سواری ٹیکا" دیا۔ مولانا محمد اکرم رضوی نے اسے دیکھا تو پسند فرمایا اور کہا مجھے دیدو میں نے کہا۔ میں آپ کو نیا خرید کے پیش کر دوں گا۔ یہ تبرک میرے پاس رہنے دیں۔ رضوی صاحب فرمانے لگے۔ "داؤد صاحب! آپ مجھے ٹیکا نہیں دے رہے میں تو آپ کی وراثت سے بھی حصہ لوں گا کیوں کہ آپ کا بھائی جو ہوا۔ آہ ایسا پیارا بھائی اور ایسی میٹھی باتیں اب کہاں۔

۲۶ رجب المرجب :- ۱۴۱۳ھ کو مولانا محمد اکرم رضوی کی فیروزوالہ میں تقریر تھی جبکہ جنڈیالہ باغ والا میں میری تقریر تھی۔ میں نے مولانا سے کہا چونکہ راستہ ایک ہی ہے، آپ جاتی دفعہ مجھے جنڈیالہ چھوڑ جائیں اور آتی دفعہ تقریباً گیارہ بجے ساتھ لے لیں چنانچہ رضوی شہید نے ایسا ہی کیا۔ فیروزوالا سے تقریر کر کے جامع مسجد جنڈیالہ میں پہنچے تو میں تقریر کر رہا تھا۔ تقریر ختم کر کے میں نے کہا کہ اب اصل خطاب فرمانے کیلئے علامہ محمد اکرم رضوی تشریف لاتے ہیں۔ چنانچہ مولانا رضوی صاحب نے مختصر خطاب کیا اور دوران خطاب فرمایا۔ "دوستو! آج کے جلسہ میں اصل خطاب تو صاحبزادہ محمد داؤد رضوی کا تھا میں تو ان کا غلام ہوں جیسے نوکر اپنے بادشاہوں کے بیٹوں کو چھوڑنے کے لئے جاتے اور لینے کیلئے آتے ہیں۔ پہلے میں صاحبزادہ صاحب کو آپ کی مسجد میں چھوڑنے کے لئے آیا تھا اب بطور خادم لینے کیلئے آیا ہوں مکمل خطاب انشاء اللہ پھر کبھی کروں گا۔"

سبحان اللہ۔ کیسی تواضع کتنا خلوص اور کیسی عقیدت و ارادت تھی سچ ہے کہ مٹادے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

رضوی صاحب کی اسی عقیدت و محبت کا کرشمہ تھا کہ رضوی کا جنازہ بھی اپنے حضرت صاحب کے دفتر کے دروازہ کے سامنے رکھ کر اٹھایا گیا اور نماز جنازہ بھی پیرو مرشد نے پڑھائی۔ رضوی صاحب کی محبت و عقیدت اور خلوص و وفا کا کہاں تک بیان کیا جائے۔

ع خدا رحمت کرے بہت سی خوبیاں تھیں جانے والے میں

گذشتہ سال :- بعض بدعقیدہ لوگوں نے والد صاحب کو دھمکی آمیز خط لکھا کہ ہم ۲ اگست ۱۹۹۳ء کو قتل کر دیں گے تو شہید اہلسنّت نے کھیالی دروازہ گوجرانوالہ میں ہونیوالی "سنّی کانفرنس" میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "انتظامیہ کے حضرات بھی موجود ہیں۔ سی آئی ڈی والے حضرات بھی موجود ہیں۔ اپنی ڈائری میں نوٹ کریں۔ میں (محمد اکرم رضوی) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کلمہ پڑھ کر کہتا ہوں کہ ڈرنے والے ہم نہیں ہیں جھجھکنے والے ہم نہیں ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے جسم میں ایسے خبیثوں پلیدوں کا خوف رکھا ہی نہیں گیا۔ تو جس بے غیرت خبیث نے حضرت (حاجی صاحب) کو خط لکھا ہے۔ کان کھول کے سن لے کہ اگر وہ اپنے باپ کا ہے تو اپنا نام پتہ شائع کرے اور بتائے کہ میں کس کمپنی کے ساتھ تعلق رکھتا ہوں۔ اپنے آپ کو واضح کرو کہ ہم فلاں مسلک کے لوگ ہیں۔ فلاں ہمارا پتہ ہے۔ پورا پتہ لکھنا تاکہ بعد میں مکر نہ جاؤ۔ خدا کی قسم ہمارے حضرت کا کوئی بال بھی ٹیڑھا کر کے دیکھے کہ میں کس طرح بدلہ اتارتا ہوں اگر ایسا نہ کروں تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام نہیں"۔ رضوی شیر کی سرکار مدینہ سے وابستگی اپنے حضرت سے قلبی لگاؤ کے علاوہ ان کی بہادری و جوانمردی کا کتنا عظیم مظاہرہ ہے۔ اسی لئے تو دنیا رضوی شیر کو یاد کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

پیر کامل کہ یقین کامل :۔ پیر بھی کامل ہونا چاہیئے اور یقین بھی اس سلسلے میں شہید اہلسنت کا ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر خطباء بڑا پرہیزی کھانا کھاتے ہیں۔ بعض دفعہ میزبانوں کو بڑی فرمائشیں بھی کرتے ہیں۔ بالخصوص ٹھنڈے پانی برف وغیرہ سے سخت احتیاط کرتے ہیں لیکن مولانا محمد اکرم رضوی کی خصوصیت تھی کہ جو بھی ملا اللہ تعالٰی کی نعمت سمجھ کر کھا لیتے کسی قسم کا تکلف نہ کرتے سخت ٹھنڈا پانی پیتے حتیٰ کہ بعض دفعہ سردیوں میں بھی۔ میں نے جب حضرت شہید اہلسنت سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگے" ایک دفعہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ افطاری کے وقت میں جامع مسجد زینت المساجد میں بیٹھا تھا۔ ابھی چند منٹ باقی تھے کہ حضرت حاجی صاحب نے مجھے بلایا اور مجھے سموسہ دیا۔ میں نے عرض کی حضرت۔ میرا گلا خراب ہے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا۔ میں نے پھر یہی جواب دیا۔ تب حاجی صاحب نے فرمایا" رضوی صاحب گھبراؤ نہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ پڑھ کر کھالو۔ انشاء اللہ کچھ نہیں ہوگا کیونکہ یہ وہ دعا ہے کہ اگر کسی نے کھانے میں زہر بھی ملایا ہو تو کوئی شخص یہ دعا پڑھ کے وہ کھانا کھائے تو زہر بھی انشاء اللہ اثر نہیں کریگا۔" چنانچہ حاجی صاحب کے اس بیان پر میں نے یقین کامل کے ساتھ دعا پڑھ کر ایک سے زیادہ سموسے بھی کھائے اور دوسری چیزیں بھی۔ وہ دن اور آج کا دن کھانے پینے سے پہلے میں یہ دعا پڑھ لیتا ہوں۔ الحمد للہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے حاجی صاحب کی دعا سے مجھے کسی چیز نے کبھی تکلیف نہیں دی۔ یخ ٹھنڈا پانی بھی پی لیتا ہوں۔ ذوق آجائے تو دوستوں کے ساتھ گول گپے بھی کھالیتا ہوں۔

چلتے پھرتے تبلیغ :۔ شہید اہلسنت مولانا محمد اکرم رضوی ہزاروں لاکھوں کے اجتماعات میں تبلیغ کرنے کے علاوہ اپنے شیخ طریقت کی طرح گلیوں، بازاروں میں چلتے ہوئے اور بسوں میں سفر کرتے ہوئے بھی تبلیغ فرماتے رہتے۔ کسی کو سونے کی انگوٹھی اتارنے کے متعلق فرمایا تو کسی کو تاش کھیلنے سے منع فرمایا۔ کسی کو نماز پڑھنے کی تلقین کی تو کسی کو داڑھی مبارک رکھنے کے متعلق فرما دیا۔ ۲۸ محرم ۱۴۱۵ھ کو رضوی شہید علیہ الرحمۃ حضرت والد محترم کے ہمراہ ترگڑی جا رہے تھے۔ فقیر بھی ساتھ تھا۔ دوران سفر رضوی صاحب فرمانے لگے کہ افسوس کہ اب ٹی وی اور وی سی آر کی وبا بسوں اور فلائنگ کوچوں میں بھی پھیل گئی ہے۔ اِلّا ما شاء اللہ لوگوں کی غیرت کا جنازہ نکل گیا ہے۔ چند دن پہلے میں اپنے چھوٹے بیٹے اسد رضا کے ساتھ بتی چوک لاہور سے ائیر کنڈیشنر بس پر بیٹھنے لگا تو وی سی آر لگا ہوا تھا۔ میں نے ڈرائیور سے کہا کہ اسے بند کرو تب ہم بس میں بیٹھیں گے۔ اُس نے وی سی آر بند کر دیا۔ بس چل پڑی تو کچھ دیر بعد ڈرائیور نے دوبارہ وی سی آر لگا دیا۔ تو میرا خون کھولنے لگا۔ اسد رضا مجھ سے اگلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سوچا کہ اب اگر میں خاموش رہا تو اسد رضا کا بچپن والا ذہن ہے سوچے گا کہ شاید وی سی آر دیکھنا درست بات ہے کیونکہ میرے ابو خاموش ہیں۔ اس خیال کے آتے ہی مجھے اللہ تعالیٰ نے جرأت دی میں کھڑا ہو گیا اور میں نے گرجدار آواز سے کہا۔" او بے غیرت ڈرائیور! وی سی آر بند کر۔" جب میری آواز گونجی بس میں سناٹا چھا گیا۔ لوگ حیرت سے میری طرف دیکھنے لگے۔ میں نے دوبارہ کہا تو ڈرائیور کہنے لگا۔ مولانا صاحب میں نے دوسروں کے کہنے پر دوبارہ چلایا ہے۔ میں نے کہا خواتین کی موجودگی میں کون بے غیرت ہے جس نے تجھے ایسا کہا ہے۔ الحمد للہ وی سی آر بند ہو گیا اور میں نے وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رکھا۔

(ایسی اور بھی بہت باتیں ہیں اور (یا) باتیں ان کی یاد رہیں گی)

آہ! سے ملاقاتیں ادھوری رہ گئی ہیں کئی باتیں ضروری رہ گئی ہیں

اسے کیا کہیئے؟

(بعض خوابیں ۔ چند بشارتیں)

مولانا محمد اکرم رضوی :- کی شہادت کے تیسرے روز جامع مسجد بہار مدینہ رانا کالونی گوجرانوالہ کے مؤذن جناب عبدالحمید صاحب کا بیان ہے ۔ میں نماز اشراق پڑھ کے سویا تو خواب میں دیکھا کہ کسی راستے میں ایک درخت کے نیچے تین آدمیوں نے میرے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے ہیں ۔ میں نے بڑی منت سماجت کی مگر انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی ۔ اچانک سامنے سے تین آدمی سفید لباس اور سیاہ داڑھی والے میرے سامنے آ گئے اور ان میں سے ایک صاحب نے مجھے کھولنا شروع کر دیا ۔ میں بڑا خوش ہوا اور کہا کہ مجھے اپنا تعارف کرائیں کہ آپ کون ہیں ۔ آپ نے اتنی مہربانی کی ہے ۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ مولانا محمد اکرم رضوی ہیں ۔ میں نے کہا اکرم رضوی تو قتل ہو گئے ہیں اور انہیں گولیاں لگی ہیں ۔ تو خود مولانا اکرم رضوی کہنے لگے ۔ باباجی ! آپ کو پتہ نہیں کہ شہید زندہ ہوتے ہیں ۔ اسلئے میں مرا نہیں بلکہ میں زندہ ہوں ۔ کیونکہ شہید زندہ ہوتے ہیں ۔

۱۴ اگست :- پرسوں اتوار کو میں جب شہید اہلسنت مولانا صوفی محمد اکرم رضوی صاحب کے جنازہ سے فارغ ہو کر عصر کے وقت اپنی مسجد میں آیا ۔ تو نماز کے بعد احباب فاتحہ کے لئے بیٹھ گئے ۔ جن میں سے محمد احمد خان نے اپنا خواب بیان کیا ۔ کہ گذشتہ رات ۱۳ اگست کو جب میں نماز پڑھ کر سویا تو میں نے خواب میں ایک بہت حسین اسٹیج دیکھا کافی علماء و بزرگ اسٹیج پر موجود تھے ۔ اتنے میں کچھ لوگوں نے لڑائی شروع کر دی ۔ میں پریشان ہو کر اٹھ کر بیٹھ گیا ۔ اور جب پھر سویا تو پھر وہی لڑائی کا منظر نظر آیا ۔ اور کچھ بزرگوں کو آسمان سے اترتے بھی دیکھا ۔ اسی طرح رات گزر گئی ۔ چنانچہ صبح کی نماز پڑھ کر پھر سویا تو دیکھا کہ ہم ایک مسجد میں ہیں اور وہاں بھی لڑنے والے آ گئے ہیں ۔ پھر لڑائی کچھ تیز ہوئی ۔ تو لوگ وہاں سے نکل کر (جن میں میں بھی تھا) ایک اجڑے ہوئے مقام پر پہنچ گئے جہاں کماد (گنے) کی فصلیں ہیں ۔ اور رات کی طرح بزرگ بھی آسمان سے اترے ہیں ۔ جن میں سے ایک بزرگ حسین چہرہ سرخ داڑھی والے فرمانے لگے لوگو تم جاؤ ۔ ظالموں کو ہم خود بے نقاب کریں گے اور سزا دیں گے ۔ پھر مجھے فرمانے لگے ۔ بیٹا تو گوجرانوالہ سے آیا ہے میں نے کہا جی حضور ۔ فرمایا ۔ جب گوجرانوالہ جائیں تو حاجی صاحب کو میرا سلام کہنا ۔ میں نے عرض کیا ۔ حاجی تو بہت ہیں ۔ فرمایا ۔ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب جو زینت المساجد کے خطیب ہیں مجھے خیال آیا ۔ اگر حاجی صاحب نے پوچھا کس نے سلام کہا ہے ۔ تو کیا کہوں گا ۔ بایں وجہ واپس جا کر ان سے پوچھا حضرت آپ کا نام کیا ہے ۔ فرمانے لگے ۔ میرا نام مولانا فضل حق ہے"۔

مذکورہ خواب :- سے اشارۃً یہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ چونکہ عالم برزخ اور روحانی دنیا بہت وسیع تر ہے ۔ اور مولانا فضل حق خیرآبادی بہت بڑے عالم و فاضل ۔ تحریک آزادی ۱۸۵۷ء کے قائد اور مجاہد اسلام و شہید فی سبیل اللہ ہیں ۔ اسلئے انہوں نے رضوی شہید کی شہادت کے موقع پر سلام بھیج کر یہ احساس دلایا ہے کہ آپ اور آپ کے رضوی شہید ہمارے ہی مشن کے علمبردار اور ہمارے ہی قافلہ کا حصہ ہیں ۔ اہل حق اہل سنت کی بے دینوں گستاخوں سے جنگ جاری ہے ۔ اور اسمیں شہادت کی منزل بھی آتی ہے ۔ لیکن آسمانی تائید و آخری فتح و کامیابی اہل سنت ہی کی ہے ۔ اور انشاء اللہ دشمن بے نقاب ہوں گے اور اپنے ظلم کا انجام بھگتیں گے ۔ (واللہ و رسولہ اعلم)

تیسرا خواب:- استاذ العلماء مولانا منظور احمد فیضی (احمد پور شرقیہ بہاولپور) نے بیان فرمایا۔ کہ "ان کے صاحبزادے حافظ حسن محمد صاحب نے ۲۶ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ مطابق ۴ ستمبر ۱۹۹۴ء بروز اتوار بوقتِ دوپہر خواب میں مولانا محمد اکرم رضوی کو دیکھا۔ تو کہا۔ مولانا آپ کو قتل کر دیا گیا۔ آپ کے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی۔ فرمایا۔ مجھے تو بہت لطف آیا۔ کہ بارگاہِ رسالت میں حاضری ہو گئی۔ حافظ صاحب نے کہا۔ آپ کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ ان کا کیا بنے گا۔ رضوی صاحب نے فرمایا۔ ان کو خدا اور رسول کے سپرد کیا۔ اور یہ کہہ کر نعت شریف شروع فرما دی۔ اور حافظ صاحب کی آنکھ کھل گئی۔"

چوتھا خواب:- حکیم عبدالمجید گوجرانوالہ نے تحریر فرمایا کہ مؤرخہ ۲۰ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ ۲۹ اگست ۱۹۹۴ء بروز پیر شریف ساڑھے گیارہ بجے دن ناچیز ماہنامہ "رضائے مصطفےٰ" (ربیع الاول) کا مضمون ماہ نور شہر سرور ربیع الاول شریف پڑھ رہا تھا۔ کہ دورانِ مطالعہ مجھے اونگھ آ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ مولانا محمد اکرم رضوی نہایت خوبصورت لباس اور پٹھانوں جیسی دستار باندھے ایک طویل راہ داری میں داخل ہوئے ہیں اور انکے آگے پیچھے اردگرد لاتعداد متشرع افراد انہیں اپنے جلو اور حلقے میں لئے بڑے اعزاز سے لیجا رہے ہیں۔ معاً مجھے پتہ چلا کہ یہ حاضری جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہو رہی ہے۔ اب میری توجہ اس طرف مبذول ہوئی۔ کہ دیکھوں جناب رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہیں اسی تجسس میں میری آنکھ کھل گئی۔ اس نیم بیداری اور خواب کے چند لمحات میں رضوی صاحب مرحوم و مغفور کی سج دھج اور بارگاہِ رسالت میں حاضری اور قرب و تعلق پر دلی مسرت و فرحت ہوئی۔ الحمدللہ۔"

؎ آفتابِ رضویت تابندہ تھا تابندہ ہے
سن لیں اعداء آج بھی اکرم رضوی زندہ ہے (رحمۃ اللہ علیہ)

خونِ رضوی کی پکار

(نتیجۂ فکر۔ علامہ شبیر احمد ہاشمی صاحب پتوکی)

؎ لہو رضوی کا یارو وہ سنو آواز دیتا ہے
غلامانِ حبیبِ کبریا تیار ہو جاؤ

پکارا ہے تمہیں اولادِ نجدی نے خدا والو
اُٹھو اور عزتِ ایمان کی للکار ہو جاؤ

بہایا ہے لہو اکرم کا یارو "ابن ملجم" نے
اُٹھو اور حیدرِ کرار کی تلوار ہو جاؤ

شہید کربلا کے خون کی سوگند ہے تم کو
"یزیدانِ فہد" کے واسطے بیکار ہو جاؤ

ریاض نجد کے تاریک سناٹوں نے للکارا
اُٹھو اور نورِ غوث پاک کی چمکار ہو جاؤ

کیا سیراب ارض پاک کو ہے خون رضوی نے
اُٹھو اور اس چمن کی عنبریں مہکار ہو جاؤ

کیا روشن چراغ جرأت ایمان ہے جس نے
اُٹھو اس جرأت ایمان کی یلغار ہو جاؤ

جناب حضرت اکرم صدائے صادقِ دین تھا
اُٹھو قولِ صداقت صادقِ کردار ہو جاؤ

پکارو حضرت شبیر کو امداد کی خاطر
اُٹھو اور ہاشمی یلغار اور تلوار ہو جاؤ

برادرانِ اہلسنت:- "خونِ رضوی کی پکار" آپ نے سن لی۔ اب آپ کو خود بیدار رہنے اپنے جذبات کو بیدار رکھنے اور باہمی نظم و ضبط کی ضرورت ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی پُرامن رہنا اور پرخلوص دعائیں جاری رکھنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ گرفتاری کے بعد داڑھیاں منڈوانے والے ظالم و قاتل نجدی عبرتناک انجام کو پہنچیں۔ آمین!

بعض مکتوبات تعزیت و بیانات

میلسی :۔ حضرت فیضد رجت برادر طریقت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب ۔ سلام مسنون ۔ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب رضوی مرحوم ومغفور کا المناک قتل شدید صدمہ و ملال رنج و الم کا باعث ہوا ۔ یہ خبر اندوہ اثر ۱۴ اگست کی صبح کسی اخبار میں نظر نہ پڑی ۔ جنگ لاہور بارہ بجے دن آتا ہے ۔ سرسری نظر سے دیکھا ۔ یوم آزادی کی ایک تقریب میں بلدیہ میں شامل رہا ۔ یہ المناک خبر نہ پڑھ سکا نہ سن سکا ۔ ملتان کے اخبارات میں چھپی شام کو عزیزم سردار احمد رضا سلمہ نے جنگ کے حوالہ سے بتائی ۔ اس المناک حادثہ پر قلب و جگر پارہ پارہ ہیں ۔ ٹیلی فون پر بار بار رابطہ کیا ۔ کامونکی میں کسی نے نہ اٹھایا اور گھر گوجرانوالہ میں ۲۲۲۷۷ پر فون کیا تو آپ نہ مل سکے عزیزم مولوی محمد داؤد صاحب سلمہ کا ایک عزیز نے بتایا کہ جلوس میں گئے ہوئے ہیں ۔ یہاں اطلاع ملنے سے قبل نماز جنازہ تو ہو چکی تھی ۔ فون پر گھر سے بتایا گیا کہ گوجرانوالہ کے بڑے قبرستان میں تدفین ہوئی ہے

اس حادثہ فاجعہ سے جو دل پر جبر کر کے رات کو حاضر ہونا چاہتا تھا ۔ تو معلوم ہوا کہ تسبیح کا ختم شریف بھی ہو گیا ۔ تو ارادہ کیا کہ اب دسواں یا چہلم کے ختم میں شرکت کروں گا ۔ اسی دوران بتایا گیا کہ گوجرانوالہ سڑک بلاک اور ہر قسم کی ٹریفک جام ہے ہر نماز کے بعد مولانا رضوی مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی کر رہا ہوں اور ان شاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہے گا ۔ مولانا جن حالات سے گزر چکے تھے اور جن حالات سے گزر رہے تھے اس کا تقاضا تھا کہ وہ زیادہ محتاط رہتے ۔ مضافات کے پروگرام قبول نہ کرتے ۔ صرف شہروں میں اور دن کو سفر کرتے کم از کم دو مسلح محافظ ساتھ رکھتے ۔ تین ماہ پہلے بزمان جاتے ہوئے خانیوال ملے تو تنہا تھیلا اٹھائے جا رہے تھے ۔ نیند سے بھی بوجھل تھے ۔ آدمی مسلح محافظ ساتھ رکھنے کی توجہ دلائی ۔ خود بھی فرما رہے تھے کہ حاجی صاحب بھی یہی کہتے ہیں کہ تمہاری جان کا تمہارے وجود کا بھی تم پر حق ہے مگر شدتی وہ جو بے ہوئے نہ رہے ۔ وہ تو جام شہادت و جام وصال نوش فرما گئے اور ہم سب کو ملول چھوڑ گئے اور مفارقت دے گئے ۔ ع ۔ مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ ۔ اسی کا ہے جو اس نے دیا ۔ اسی کا ہے جو اس نے لیا ۔ مولیٰ تعالیٰ اُن کے اہل و عیال عزیزان و اخوان کو صبر اور صبر پر بہتر اجر عطا فرمائے ۔ آمین ۔ ویسے عجیب بے قراری اور شدید اضطراب ہے ۔ پہلی رات شہید مرحوم سے خواب میں ملاقات بھی ہو گئی ۔ یہ ان کی محبت تھی ۔ دنیا میں کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ۔ عید میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ماہ مبارک میں تبلیغ دین و تحفظ ناموس رسالت کے سفر پر موت بلکہ شہادت ایک بڑی نعمت و سعادت ہے ۔ اللہ اہلسنت کو مرحوم کا نعم البدل عطا فرمائے ۔ آمین ۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو ۔ مولیٰ عزوجل شہید کی قبر کو باغ و بہار فرمائے ۔ آمین ۔ (مولانا محمد حسن علی رضوی میلسی)

ملتان :۔ ''ادارہ تحفظ فکر اہلسنت'' کے مرکزی راہنما علامہ عبدالوحید ربانی ملتانی نے جامع مسجد زینت المساجد گوجرانوالہ میں علماء ملتان کی طرف سے اظہار تعزیت کی اور تحریر فرمایا کہ ملتان کے نوجوان خطباء اور علماء آپ کے احتجاج میں شریک ہیں ۔ مولانا محمد اکرم رضوی کی اچانک شہادت ایک عظیم صدمہ اور ملت اسلامیہ کے لئے ایک بہت بڑا خلاء ہے ۔ ملتان کے تمام نوجوان علماء اور خطباء کی طرف سے علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب کو ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا ہے ۔ مولانا محمد اکرم رضوی ہم میں بہت جرأت مند خطیب و مبلغ اسلام تھے مولیٰ تعالیٰ انکی دینی خدمات کو قبول کرے ان کے درجات بلند فرمائے انکے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور صاحبزادگان کو ان کا جانشین بنائے آمین

کراچی :۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ومغفرتہٗ الحمد للہ رب العٰلمین علی کل حال ۔ حضرت علامہ محمد اکرم رضوی صاحب کی شہادت کا پڑھ کر رنج ہوا ۔

عرش پر دھومیں مچیں وہ مؤمن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

اللہ عزوجل مولانا مرحوم کو غریق رحمت کرے ۔ انکی قبر پر رحمت و رضوان کے پھول برسائے ۔ ان کی قبر اور مدینے کے تاجور کے روضۂ انور کے درمیان جتنے پردہ ہائے حائل ہیں ۔ سب کو اٹھا کر مرحوم رحمۃ للعٰلمین شفیع المذنبین، راحت العاشقین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جلوؤں میں گما دے ۔ مرحوم کی مغفرت فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پڑوس نصیب فرمائے ۔ تمام اہل خانہ اور معتقدین کو توفیق صبر جمیل اور صبر جمیل پر اجر جزیل مرحمت فرمائے ۔ آمین بجاہ النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)

امید رحمت پر میں اپنی زندگی کے تمام تر اعمال بارگاہ مصطفوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نذر کر کے حضرت علامہ اکرم رضوی کی روح کو نذر کرتا ہوں ۔ حضرت کا دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال صرف اہل خاندان ہی کے لئے باعث حزن و ملال نہیں بلکہ یہ تمام سنیوں کیلئے ناقابل تلافی نقصان ہے ۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ "مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ" یعنی عالِم کی موت عالَم کی موت ہے ۔ یقیناً عالم دین ہی کی برکتوں، محنتوں علمی کاوشوں اور مساعیٔ تبلیغ سے اسلام کی رونقیں اور بہاریں ہیں ۔ اگر علماء ہی معدوم ہو جائیں تو کفار کو اسلام کی دعوت کون دے گا؟ اور مسلمانوں کو ارکان اسلام اور قرآن و حدیث کے رموز سے آشنا کون کریگا؟ علماء کی شان و عظمت کے کیا کہنے ان کے فضائل سے قرآن و حدیث مالا مال ہیں ۔ اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ہے ۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا

ترجمہ ۔ اللہ عزوجل سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں ۔ (کنز الایمان پ۲۲ رکوع ۱۶)

سرکار مدینہ :۔ فیض گنجینہ، قرار قلب و سینہ صاحب معطر پسینہ باعث نزول سکینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فرمان عالیشان ہے ۔ عالم کے لئے آسمان و زمین کی تمام مخلوق حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں ۔ عالم کو عابد پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر ۔ علماء انبیاء (علیہم السلام) کے وارث ہیں کیونکہ انبیاء (علیہم السلام) نے درہم و دینار (یعنی دنیاوی مال) نہیں چھوڑا ۔ صرف علم چھوڑا ہے جس نے علم حاصل کر لیا بڑی دولت کا مالک بن گیا ۔

(طالب غم مدینہ و بقیع و مغفرت مولانا محمد الیاس قادری کراچی)

پشاور :۔ السلام علیکم ۔ مولانا محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق سنکر بہت صدمہ پہنچا ۔ پشاور میں ہونے والے میلاد شریف کے عظیم اجتماعات میں مولانا مرحوم کے لئے دعائیں کی گئیں ۔ ان کے قتل ناحق کی شدید مذمت کی گئی ۔ اور اس کے خلاف زبردست احتجاج کیا گیا ۔ ہمارے پاس ایسے الفاظ نہیں کہ مولانا رضوی مرحوم کو خراج تحسین پیش کر سکیں اور ان کی جدائی کے صدمہ کا اظہار کر سکیں ۔ (صوفی محمد اقبال پشاور شہر)

ایک اہم مکتوب و نظم :۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ ناچیز شیخ ادریس علامہ رضوی شہید کی شان میں کچھ نہیں لکھ سکتا ۔ میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں ۔ ۱۴ اگست ۹۴ء سے لیکر آج یکم ستمبر تک مجھے ان کی یاد اتنا ستا رہی ہے کہ میں نے کوئی کاروبار نہیں کیا بلکہ ان کی تقاریر کی کیسٹیں اکٹھی کر رہا ہوں ۔ اور سن رہا ہوں ۔ میرے چار بیٹے ہیں ۔ میں نے چاروں بیٹوں کا نام رضوی رکھ دیا ہے ۔

ابوبکر رضوی - عمر رضوی - عثمان رضوی علی رضوی - بیٹے ابھی چھوٹے ہیں۔ جب باری باری ان سے پوچھتے ہیں۔ آپ کا نام کیا ہے۔ تو گرجدار آواز میں کہتے ہیں۔ "رضوی"۔ حاجی صاحب ان کے لئے خصوصی دعا فرمائیں اس وقت میری آنکھوں سے ساون کی بہار لگی ہوئی ہے۔ اور دل مچلتا ہے اور تڑپتا ہے۔ کہ یا اللہ مجھ سے وہ کام لے جو رضوی شہید سے لیا ہے۔ اور میرے بچوں سے بھی۔ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں چند اشعار رضوی شہید کی نذر کر رہا ہوں۔

ے دشمنوں پہ قہر تھا سنیوں کا شیر تھا
وہ خدا کے فضل سے شیر تھا دلیر تھا
رضوی جہاں بھی گیا رضوی جہاں بھی بڑھا
نجدیوں کی آنکھوں تلے چھا گیا اندھیر تھا
رضویوں کی شان تھا سنیوں کی جان تھا
دشمنوں کے کاٹتا سارے ہیر پھیر تھا
اتفاق سے مُریدکے مسجد پہنچا دوپہر میں
دیکھ کر میں خوش ہوا وہاں رضوی کا ذکر خیر تھا
ہم کو یہ یقین ہے ہمارا یہ ایمان ہے
اللہ کے رسول کا فضل اس پہ ڈھیر تھا
وہ سچا غلام رسول تھا وہ پکا غلامِ حبیب تھا
چہرے پہ اس کے نور تھا کہ وہ غلام سراج منیر تھا

[illegible]

آزاد کشمیر:۔ معلوم ہوا ہے کہ ہمارے شیر دل عالم دین مولانا محمد اکرم رضوی صاحب کی نور محمدی سے منور چھاتی کو ظالموں نے گولیاں مار کر چھلنی کر دیا۔ اور آپ جام شہادت نوش فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔ میری دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعا ہے۔ کہ خدا ان کے درجات بلند کرے۔ وہ عاشق رسول تھے انہوں نے دین محمدی کی سربلندی کیلئے اپنی عمر کا کوئی لمحہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان کی شہادت ہمارے لئے جدائی و صدمہ کا باعث ہے مگر ان کیلئے شہادت عید ہے۔ خدا تعالٰی ان کے بچوں کو

عالم دین بنائے۔ تاکہ وہ بھی اپنے والد مرحوم کی طرح **یا رسول اللہ** کے نعرے لگاتے اور لگواتے رہیں۔ آمین۔ (راجہ فقیر محمد مجتبٰی منڈھول آزاد کشمیر)

حاجی محمد حنیف طیّب۔ کراچی (سابق مرکزی وزیر) نے کہا ہے۔ کہ "مولانا محمد اکرم رضوی سچے عاشق رسول تھے۔ عالم باعمل تھے۔ میرا ان سے تعلق اسوقت کا ہے۔ جب ہم دونوں انجمن طلباء اسلام پاکستان میں کام کرتے تھے۔ مولانا رضوی بڑے نڈر اور بے باک انسان تھے۔ ۱۳ اگست ۹۴ء کی شام کو ظالموں نے انہیں گولیوں سے چھلنی کر کے شہید کر دیا۔ مولانا کا مشن جذبہ عشق مصطفٰی کا فروغ تھا۔ مولانا کسقدر عالم باعمل تھے۔ اس کا اندازہ اس سے لگائیے کہ مولانا کی اہلیہ بھی قرآن کی حافظ ہیں۔ ۴ بیٹے ہیں۔ بڑا بیٹا حفظ کر رہا ہے۔ ۲ بیٹیاں ہیں۔ ان میں سے ایک نے قرآن مجید کے پندرہ پارے حفظ کر لئے ہیں۔ مولانا محمد اکرم رضوی با اخلاق ملنسار منکسر المزاج اور سادہ طبیعت کے عالم تھے۔ کارکنوں پر بڑی شفقت فرماتے تھے ؎ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را۔"

صاحبزادہ سیّد حامد سعید کاظمی:۔ جمعیت علماء پاکستان کے رہنما اور سابق پارلیمانی لیڈر سید حامد سعید کاظمی نے مرکزی جامع مسجد فیض مدینہ کامونکی میں رضوی شہید کی یاد میں منعقدہ ایک عظیم "میلاد کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ "مولانا محمد اکرم رضوی کی شہادت ہمارے لئے سرمایۂ افتخار ہے۔ اس سے بڑی سعادت اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ کسی کو سرکار دو عالم کے عشق کے جرم میں شہید کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ رضوی شہید ایک باکردار انسان اور سچے عاشق رسول تھے۔ انہوں نے کہا کہ غیر ملکی امداد پر پلنے والوں نے دینی درسگاہوں اور مسجدوں کو اپنی مجرمانہ سرگرمیوں کا مرکز بنا رکھا ہے اور اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے عسکری تربیت دی جا رہی ہے۔ تاکہ اسلحہ اور دھونس کے ذریعے بالادستی حاصل کی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہاتھ پہ ہاتھ دھرے تماشہ دیکھ رہی ہے اور ملک مذہبی عصبیت منافرت اور فرقہ واریت کی آگ میں جل رہا ہے۔
(پریس نوٹ)

لندن میں شہادت کی صدائے بازگشت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۱۴ اگست بروز اتوار حضرت صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ سجادہ نشین ڈھانگری شریف حال بریڈفورڈ برطانیہ کی زبانی یہ المناک خبر سنکر سخت صدمہ ہوا کہ اہل سنت کے ممتاز خطیب مولانا محمد اکرم رضوی آف کاموں کی شہید کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ خبر میں نے جب میلاد مصطفےٰ کانفرنس شیفیلڈ اور پھر اسی روز شام ساؤتھ فیلڈ اسکوئر میں پیر سید معروف حسین شاہ قادری کے زیر اہتمام جشن عید میلاد مصطفےٰ کے جلسہ اور جلوس میں دوران تقریر حاضرین کو سنائی تو رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ علماء و مشائخ نے مولانا کی شہادت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا اور اس بزدلانہ اور وحشیانہ کاروائی کی پرزور مذمت کی اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ علامہ رضوی کے قاتلوں کو عبرت ناک سزا دی جائے۔ آخر میں ربیع الاول میں جام شہادت نوش کرنے والے اس عظیم مجاہد اور عاشق رسول کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اور مولانا کیلئے بلندئی درجات کی دعا کی گئی۔ میں مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ، ادارہ "رضائے مصطفےٰ" اور مولانا رضوی مرحوم کے خاندان سے قلبی افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ (نوٹ) شیفیلڈ بریڈفورڈ برمنگھم لندن ڈربی گلاسکو مانچسٹر نوٹنگھم لیوٹن بولٹن بلیک برن سٹوک آن ٹرینٹ کوونٹری والسال اور برطانیہ بھر کے دیگر شہروں میں مولانا محمد اکرم رضوی کی شہادت پر احتجاجی جلسے اور جلوس ہو رہے ہیں۔ اہلسنت نے سخت الفاظ میں اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔ اور مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔
(مولانا محمد اورنگزیب قادری خطیب راولپنڈی حال وارد برطانیہ)

سعودی عرب:- ابہا مولانا محمد اکرم رضوی اسلام کے غداروں کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرما گئے اور راہ حق میں اپنی جان پیش کر دی۔ مرحوم کی جلیل القدر شخصیت عالم اسلام کیلئے روشن چراغ تھی مولیٰ تعالیٰ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آمین۔ (حاجی ایم عباس خان "ابہا" سعودی عرب)

صاحبزادہ شبیر حسین شاہ صاحب حافظ آبادی:- بخدمت پیر طریقت رہبر شریعت حضرت الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب عالی مولانا محمد اکرم رضوی (رحمۃ اللہ علیہ) کی شہادت کی خبر سن کر بہت زیادہ دکھ ہوا ہے۔ ہم اہلسنت ایک عظیم مبلغ اور مجاہد سے محروم ہو گئے ہیں۔ دعا گو ہوں۔ اللہ کریم مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے وارثوں کو اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ اتفاق کی بات ہے۔ اخبار کی خبر کے مطابق مولانا مرحوم کی شہادت کے وقت ہم چند ساتھی مولانا رضوی کی کیسٹ سن کر مولانا کی تبلیغی خدمات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ پھر جب صبح پاکستان سے فون آیا۔ کہ حضرت مولانا رضوی شہید ہو چکے ہیں۔ تو سب ساتھیوں کے دل غم میں ڈوب گئے۔ اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ان کے لئے ایصال ثواب کی محفل میں کافی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور علماء کرام میں صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمٰن۔ مولانا سید فرمل حسین شاہ صاحب۔ مولانا سید شعیب حسین شاہ اور صاحبزادہ رفیق احمد چشتی۔ مولانا اورنگزیب قادری قاری امتیاز احمد۔ اور اعجاز احمد صاحب قابل ذکر ہیں۔ انشاء اللہ بفضل خدا وطن واپسی پر فاتحہ خوانی کے لئے حاضر ہو جاؤں گا۔
(دعا گو۔ سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی۔ حال مقیم بریڈفورڈ انگلینڈ)

امریکہ:- ۱۱ ستمبر۔ شہید اہلسنت مولانا محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ سنکر کہ انہیں ظالموں بے دینوں نے قتل کر دیا ہے۔ سب احباب کو از حد صدمہ ہوا۔ وہ اہلسنت کے شیر دل مجاہد تھے۔ اور ان کی زندگی خدمت دین و تبلیغ اسلام کے لئے وقف تھی۔ یہاں مسجد گلزار حبیب میں "انجمن رضائے مصطفےٰ" کے زیر اہتمام تعزیتی اجلاس بھی منعقد ہوا۔ اور قرآن خوانی و ایصال ثواب کا بھی اہتمام کیا۔ بہت دوست احباب اجلاس میں شریک ہوئے۔ اور بہت خلوص و درد دل کے ساتھ مولانا مرحوم اور پسماندگان کے لئے دعا کی (حافظ محمد منیر امریکہ)

بعض علماء و مشائخ و احباب کے اسماءِ گرامی جو نمازِ جنازہ

و تعزیت کیلئے تشریف لائے۔ **فیصل آباد** ۔ شارحِ بخاری استاذ الاساتذہ علامہ غلام رسول رضوی ۔ جانشین محدثِ اعظم صاحبزادہ قاضی فضل رسول ۔ مجاہدِ ملت صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم مولانا محمد افضل کوٹلوی۔ مولانا محمد سعید اسعد ۔ فاضل نوجوان مولانا محمد باغ علی ۔ مولانا حافظ انصر ایوب ۔ صوفی محمد جمال مع رفقاء **کراچی** ۔ سابق مرکزی وزیر حاجی محمد حنیف طیب عہ ۔ مولانا محمد فرید قادری علامہ محمد صدیق ملتانی **ملتان شریف** ۔ سجادہ نشین آستانہ کاظمیہ مولانا صاحبزادہ مظہر سعید صاحب کاظمی • خطیبِ شہیر مولانا عبدالوحید ربانی ۔ **شرقپور شریف** ۔ سجادہ نشین شیر ربانی صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب ۔ صاحبزادہ میاں سعید احمد صاحب ۔ **گجرات** ۔ سجادہ نشین آستانہ جلالیہ صاحبزادہ محمد منظہر قیوم شاہ صاحب ۔ مولانا صاحبزادہ محمد محفوظ شاہ صاحب مولانا صاحبزادہ محمد عرفان شاہ صاحب ۔ مولانا پیر محمد افضل قادری مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت ۔ **لاہور** ۔ صاحبزادہ پیر کبیر علی شاہ ۔ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ۔ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری ۔ مولانا محمد عبدالتواب مولانا محمد منظفر اقبال ۔ عالمی مبلغ قرآن مولانا قاری غلام رسول صاحب ۔ جناب عبدالرزاق سابق جج ۔ **جمعیت علماء پاکستان** ۔ جناب کے ایم اظہر صاحب ۔ جناب سردار محمد خاں لغاری ۔ مولانا شبیر احمد ہاشمی ۔ مولانا محمد انوار الاسلام صاحبان **ساہیوال** :۔ مولانا محمد منظور شاہ صاحب ۔ مولانا علامہ غلام علی صاحب (اوکاڑہ) ۔ مولانا محمد بشیر احمد ساہیوال ۔ **سیالکوٹ** ۔ استاذ العلماء مولانا حافظ محمد عالم صاحب ۔ صوفی محمد علی صاحب ۔ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری ۔ **حافظ آباد** ۔ صاحبزادہ پیر محمد عارف حسین ۔ مولانا صاحبزادہ فدا حسین مع رفقاء **خانقاہ ڈوگراں** ۔ مولانا علامہ محمد عبدالکریم صاحب ۔ مولانا صاحبزادہ نور المصطفیٰ رضوی ۔ مولانا صاحبزادہ نور المجتبیٰ رضوی مع کثیر التعداد رفقاء ۔ مولانا محمد یوسف صاحب شیخوپورہ ۔ **جھنگ** ۔ استاذ العلماء علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی کی نیابت میں مولانا محمد عجیب القادری ۔ مولانا محمد طیب مع رفقاء (تروتازہ تھا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) **قصور** ۔ استاذ العلماء مولانا محمد عبداللہ صاحب مہتمم جامعہ حنفیہ قصور ۔ مولانا صاحبزادہ سعادت علی صاحب ۔ حافظ محمد رفیق امام مسجد دربار بلھے شاہ صاحب کے صاحبزادے محمد عتیق احمد رضوی ۔ جماعت اہلسنت کے محمد نعیم صاحب ۔

نوٹ :۔ مولانا رضوی مرحوم کی شہادت کے دن سے لیکر آجتک حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اور آپ کے صاحبزادے مولانا سعادت علی صاحب نے مقدمہ کے سلسلہ میں اور گوجرانوالہ سے قصور آنے جانے والے مہمانوں کی خدمت کے معاملہ میں بہت کوشش بہت محبت اور بہت محنت فرمائی ہے ۔ نیز مولانا شبیر احمد ہاشمی ڈاکٹر جاوید اعوان سیکرٹری جماعت اہلسنت محمد نعیم خان صغیر حسین صاحب چوہدری محمد شریف چوہدری قیصر صاحب ایڈووکیٹ احمد علی قادری اور دیگر علماء و احباب قصور و تھانہ کھڈیاں نے بھی بڑا تعاون و حوصلہ افزائی فرمائی ۔ اور کھڈیاں میں جماعت اہلسنت کے زیرِ اہتمام عظیم الشان "شہید ناموس رسالت کانفرنس" منعقد کی ۔ نیز صاحبزادہ مصطفیٰ اشرف ، مولانا شمس الدین بخاری لاہور مولانا محمد ارشد رانا ۔ مولانا محمد حنیف (موضع ڈنگہ) ۔ مولانا منظور احمد فیضی (احمد پور شرقیہ) مولانا محمد عبداللہ قادری کراچی ۔ صاحبزادہ ضیاء المصطفیٰ جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور ۔ مولانا محمد طفیل اظہر لاہور ۔ مولانا عبدالشکور رضوی شاہدرہ اور دیگر معلوم و نامعلوم علماء و احباب کے نہایت مشکور ہیں ۔ جنہوں نے بڑی محبت و شفقت اور غمخواری فرمائی ۔ جزاھم اللہ خیر الجزا ۔

وزیرِ اعظم آزاد کشمیر کا مکتوبِ تعزیت

"محترمہ بیگم صاحبہ مولانا محمد اکرم رضوی معرفت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب جامع مسجد زینت المساجد ۔ چوک دار السلام گوجرانوالہ ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آپ کے شوہر مولانا محمد اکرم رضوی کے انتقال کی خبر ملی ہے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور آپ سمیت تمام پسماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین" ۔ والسلام ۔ (سردار محمد عبدالقیوم خاں وزیرِ اعظم آزاد کشمیر)

گورنر پنجاب :۔ الطاف حسین صاحب نے بھی ایسا ہی مکتوب ارسال کیا ہے ۔

عہ قائد سنی تحریک محمد سلیم قادری مع جماعت (کراچی)

شہادت اُن کو راس آئی نبیؐ کے اس مہینے میں

قسمت کا دھنی۔

میرے پیشِ نظر انوار ہے "تنویر" اکرم کی
میرے قلبِ حزیں پر نقش ہے تقریر اکرم کی

جہانِ عشق میں ہے ہر جگہ تشہیر اکرم کی
شہادت بن گئی ہے آخری تحریر اکرم کی

مبلّغ وہ جو قسمت کا دھنی تھا مردِ میداں تھا
حقیقت میں وہ اکرم عاشقِ شاہ شہیداں تھا

مقرّر:۔

مُقرّر وہ، عدوئے حق کے حق میں تیغ بُراں تھا
مقرر وہ نبی کے دشمنوں کا دشمنِ جاں تھا

مقرر جس کے چہرے پر جلالِ حق نمایاں تھا
جمال و حُسن و خوبی میں ہزاروں پر نمایاں تھا

مقرر وہ نہیں جو تھا فقط گفتار کا غازی
وہ عالم جو عمل سے اپنے تھا کردار کا غازی

مر کے جینا:۔

وہ جس کی کاوشِ تبلیغ نورانی مینارا ہے
وہ جس کا نکتۂ فکر و عمل تابندہ تارا ہے

وہ جس کی شمعِ دانش جادۂ حق میں سہارا ہے
وہ جس کی حق بیانی کی حقیقت آشکارا ہے

وہ کہتے تھے نبی کے عشق میں مر کے جی لیں گے
نبی کے نام پر شربتِ شہادت کا بھی پی لیں گے

تاثیرِ تقریر:۔

مقرر وہ کہ خود تقریر اُن پر ناز کرتی تھی
مؤثر ایسے کہ تاثیر ان پر ناز کرتی تھی

مُدبر وہ کہ خود تدبیر ان پر ناز کرتی تھی
مقدر یوں بلند تقدیر ان پر ناز کرتی تھی

شہادت ان کی منزل تھی شہادت پر فدائی تھے
شہادت کے وہ طالب تھے شہادت پر شیدائی تھے

مجاہد:۔

مجاہد وہ جہاد اندر گزاری زندگی جس نے
مجاہد وہ ہمیشہ دشمنوں سے جنگ کی جس نے

مجاہد وہ عدوئے دین سے کی دشمنی جس نے
مجاہد وہ ثنائے مصطفےٰ میں جان دی جس نے

وہ جن کے نعروں سے ایوانِ باطل کانپتے دیکھے
منافق جلتے، سڑتے، رن سے ہم نے بھاگتے دیکھے

شہید:۔

خطیبِ اہلِ سنّت کی ہمیشہ یاد آئے گی
یقیناً خادمانِ دین کو بے حد ستائے گی

مگر ان کی شہادت یہ سبق تابشؔ سکھائے گی
کہ حُبِّ مصطفےٰ ہی عاقبت میں کام آئے گی

شہیدِ ملّتِ اسلامیہ کا غم ہے سینے میں
شہادت اُن کو راس آئی نبیؐ کے اس مہینے میں

نتیجۂ فکر۔ (مولانا علامہ محمد منشا تابشؔ قصوری مرید کے)

عہ • "شہادت ان کو راس آئی نبیؐ کے اس مہینے میں"۔ مولانا رضوی مرحوم کو شہادت پر یہ مزید سعادت میسر آئی۔ کہ وہ عاشق مصطفےٰ ماہ میلاد مصطفےٰ (ربیع الاول) میں اپنے آقا کی خصوصی یاد مناتے میلادِ مصطفےٰ بیان کرتے ہوئے "سفر میلاد" ہی میں جام شہادت نوش کر گئے (رحمۃ اللہ علیہ)

ہمارے پاس تو کچھ روز کا مہمان تھا رضوی

ہماری آن تھا رضوی ہماری شان تھا رضوی
رسول پاک کے عشّاق کی پہچان تھا رضوی

ہے "اکرم" ہو گیا تاجِ شہادت پہن کر اکرم
طلبگارِ شہادت ہر گھڑی ہر آن تھا رضوی

ہمیشہ گیت گاتا تھا محمّد کملی والے کے
رضا کے عشق کی تفسیر تھا بُرہان تھا رضوی

تھا جس کی ذات و عصمت کیلئے لڑتا وہ اعدا سے
اُسی کی ذات پر آخر ہوا قربان تھا رضوی

وفا اُتری ہے پُوری اس کی شرطِ استواری پر
وفا کی سلطنت کا بالیقیں سلطان تھا رضوی

شہیدِ کربلا کے سایۂ پرچم میں جا پہنچا
شہیدِ کربلا کا ایک مدحت خوان تھا رضوی

ابوداؤد نے اس کو بنایا عاشقِ صادق
صداقت کا حسیں اس دور میں عنوان تھا رضوی

نبی کے دشمنوں کے سر پر اک شمشیرِ بُرّاں تھا
مجاہد مصطفےٰ کا غازیٔ ذیشان تھا رضوی

تھا یوں محسوس ہوتا ہو رہا ہر دل پہ نازل ہے
سُناتا محفلِ آقا میں جب قرآن تھا رضوی

بنا دیتا تھا جلسہ گاہ کو مظہر بریلی کا
شہنشاہِ بریلی کا حسیں فیضان تھا رضوی

جنابِ مصطفےٰ کی بارگہ میں نذر کرنا تھی
جبھی رکھتا ہتھیلی پر ہمیشہ جان تھا رضوی

دیوبندیت و نجدیت و رفض و خوارج کی
بنا رہتا ہمیشہ موت کا سامان تھا رضوی

حقیقت میں تھی روحِ پاک اس کی ساکنِ طیبہ
ہمارے پاس تو کچھ روز کا مہمان تھا رضوی

بھرا تھا عشق اپنا مصطفےٰ نے اس کے سینے میں
سراپا عشق تھا ایمان تھا عرفان تھا رضوی

تڑپ جاتا تھا شانِ مصطفےٰ میں سُن کے گُستاخی
سراپا درد بھی تھا درد کا درمان تھا رضوی

جمی رہتی نظر تھی سُنیّوں کی اس کی راہوں پہ
نبی کے عاشقوں کا ذوق تھا ارمان تھا رضوی

نبی کی نعت پڑھ کے سُن کے اکثر جھوم جاتا تھا
سراپا ذوق و مستی عشق تھا وجدان تھا رضوی

حرارت سُنیّوں کی بن گیا صائم لہو اس کا
ہُوا آخر وہی جو کر رہا اعلان تھا رضوی

(ممتاز و نامور نعت گو شاعر مولانا صائم چشتی صاحب فیصل آباد) (رحمۃ اللہ علیہ)

(شہیدِ اہلسنّت مولانا محمد اکرم رضوی کے حضور)

مہک بن کر یہ ہر سو پھیل جائیگا لہو تیرا

سراغِ منزلِ مقصود پائے گا لہو تیرا
"شہیدِ اہلسنّت" بارنگ لائے گا لہو تیرا

جہاں بھی ظلمتِ حالات آنکھوں کو بجھا دے گی
وہیں دل میں اتر کر جگمگائے گا لہو تیرا

کسے معلوم تھا اے عاشقِ محبوبِ سُبحانی
مہک بن کر یہ ہر سُو پھیل جائے گا لہو تیرا

وہاں بھی ہوگی تیری سرخروئی دید کے قابل
قیامت میں بھی نظّارہ دکھائے گا لہو تیرا

بڑھیں گے جب کبھی غازی مجاہد جانبِ مقتل
مجھے تیری قسم ہے یاد آئے گا لہو تیرا

ترے قاتل وہاں پر منہ چھپاتے پھر رہے ہونگے
بروزِ حشر لیکن مُسکرائے گا لہو تیرا

نبی کے نام پر قرباں کی ہے زندگی تو نے
بقا کے اوج پر تجھ کو بٹھائے گا لہو تیرا

تری شعلہ نوائی تھی "امینِ صادقُ الملّت"
ہمیشہ خون کے آنسو رُلائے گا لہو تیرا

ابھی دشمن ترے کب عافیت سے بیٹھ پائیں گے
ابھی تو بجلیاں اُن پر گرائے گا لہو تیرا

اگرچہ عشق کا رستہ بڑا پُرپیچ ہے پھر بھی
ہمارے حوصلے ہر دم بڑھائے گا لہو تیرا

کبھی فیضانؔ نے یہ بات سوچی بھی نہ تھی رضوی
کہ ہم بچھڑے ہوؤں کو یوں ملائے گا لہو تیرا

مدّاحِ حبیب و شاعرِ اہلسنّت:

(فیض رسول فیضانؔ گوجرانوالہ)

اب ہو گئے رضوی رضوی

• جنّت کا ہے راہی رضوی
ہے حق کی گواہی رضوی
تبلیغ میں شاہی رضوی
باطل کی تباہی رضوی
ملّت کا سپاہی رضوی
مُرشد کا فدائی رضوی
اب ہو گئے رضوی رضوی

• ہم سب کا پیارا رضوی!
ہے راج دلارا رضوی
آنکھوں کا تارا رضوی
ہے جان سے پیارا رضوی
ہمّت کا نظارہ رضوی
محبوب ہمارا رضوی
اب ہو گئے رضوی رضوی

• فردوس نشیں ہے رضوی
جنّت کا مکیں ہے رضوی
گر زیرِ زمیں ہے رضوی
وہ پھر بھی حسیں ہے رضوی
ہم سب سے قریں ہے رضوی
لگتا ہے یہیں ہے رضوی
اب ہو گئے رضوی رضوی

• تو قیرِ بلاغت رضوی
تنویرِ فصاحت رضوی
ہے دیں کی وجاہت رضوی
ہر دل کی راحت رضوی
صادق کی صداقت رضوی
مرشد کی کرامت رضوی
اب ہو گئے رضوی رضوی

• للکارِ جلالت رضوی
ملحد کی خجالت رضوی
نجدی کی حجامت رضوی
اپنوں کی رفاقت رضوی
دشمن کی ہلاکت رضوی
ہے زندہ سلامت رضوی
اب ہو گئے رضوی رضوی

• مجاہدِ ملّت رضوی!
ہے پیکرِ جرأت رضوی
شہیدِ اہلسنّت رضوی
تبلیغِ شریعت رضوی
تنویرِ طریقت رضوی
ہے داخلِ جنّت رضوی
اب ہو گئے رضوی رضوی

• انوارِ وفا تھا رضوی
افکارِ حیا تھا رضوی
مسلک کی بقا تھا رضوی
باطل سے خفا تھا رضوی
مرشد کی ضیاء تھا رضوی
رضا کارِ رضا تھا رضوی
اب ہو گئے رضوی رضوی

(نتیجۂ فکر: محمد حفیظ نیازی)

متفرق
منظوم نذرانۂ عقیدت

تو قیرِ یقین، شوکتِ کردار تھا، رضوی
حق یہ ہے غلام شہ ابرار تھا، رضوی
ناز اُس کی خطابت پہ تھا ہر اہلِ نظر کو
عشقِ شہِ کونین کا شہکار تھا، رضوی
ہر دشمنِ دینِ شہِ بطحا کے مقابل
ہر حال میں ایمان کی تلوار تھا، رضوی
جب قبر میں اس کو تھا اتارا تو یہ دیکھا
پھولوں سے کہیں بڑھ کے مہکبار تھا، رضوی
اس کی تھی تمنا کہ مٹے نام نبی پر
اس خواہشِ پُر نُور کا اظہار تھا، رضوی
نمناک ہے آنکھ حضرتِ صادق کی جو غم میں
ہر صاحبِ ایماں کو درکار تھا، رضوی
ہے گریہ کناں آنکھ تو دل خون ہوا ہے
ناموسِ محمدؐ کا فدا کار تھا، رضوی
وہ راہِ شہادت پہ بصد شان چلا ہے
اعزازِ رضا، گوہرِ شہوار تھا، رضوی
(نتیجۂ فکر۔ پروفیسر محمد اکرم رضا۔ گوجرانوالہ)

قطعہ تاریخ

اللہ سے پائی جرأت رضوی شہید نے
پائی نبی سے رحمت رضوی شہید نے
پائی قبولیت جو کرامت ہے بے گماں
"مجاہدِ اہلسنّت رضوی شہید نے"
۱۹۹۴ء
(محمد حفیظ نیازی)

اس شہیدِ اہلسنّت کو سلام

اُس شہیدِ اہلسنت کو سلام
نائبِ صادق صداقت کو سلام
اس کی ضربِ کاری باطل پر پڑی
بر سرِ میدان شجاعت کو سلام
وہ مجاہد وہ مناظر شیر دل
پھر بلاغت اور فصاحت کو سلام
جان دینا زندہ ہونا سیکھ لو
میرے اکرم کی جلالت کو سلام
خوش گلو خوش پوش فاضل نوجواں
خوش نصیب و خوش اصابت کو سلام
میرے رضوی رضویت کی شان تو
رضویت کی تیری خدمت کو سلام
آج بلوایا نبی نے ہے تجھے
مصطفٰے کی پیاری دعوت کو سلام
آب دیدہ چشتی و صادق و فرید
میرے اکرم تیری الفت کو سلام
جان دے کر زندگی ابدی ملی
زندۂ جاوید عزت کو سلام
سیّدا اپنے نبی پر پڑھو درود
قائدینِ اہلسنت کو سلام!
(نتیجۂ فکر۔ مولانا سید مراتب علیشاہ گوجرانوالہ)

"اکرم رضوی": جتنے بھی لفظ میں نے سوچے ہیں
تیرے مقام تیری عظمتوں سے چھوٹے ہیں
(نتیجۂ فکر:۔ غازی محمد یونس کھوکھر صدر انجمن جشن میلاد النبی گوجرانوالہ)

آہ! اے مولانا محمد اکرم رضوی شہید

آہ! آج اکرم رضوی بھی مرحوم ہو گئے
افسوس کہ ہم ایک سنی شیر سے محروم ہو گئے
اسلامی درسگاہوں کے ولولے مغموم ہو گئے
قرآن وسنت کے قافلے مظلوم ہو گئے

آہ اے رضوی آج ہم قلب و نظر سے ظہیر ہیں
ترے بعد ہم کس قدر رنج وغم کی تصویر ہیں
صدمات کے زلزلوں میں مجبور پا زنجیر ہیں
تیرے قتل سے ہم مضطرب ہیں دلگیر ہیں

یا الٰہی کیا ہو گیا اس ہمارے گلستان کو
اہل حق پر سختیاں، آزادیاں شیطان کو
آج اسلام کا پلیٹ فارم لرز کر رہ گیا
دیکھ کر حق پر ظلم کافر بھی ششدر رہ گیا

(نتیجہ فکر۔ محمد یوسف اعجاز پینٹر راہوالی ضلع گوجرانوالہ)

ہر طرف آج رضوی رضوی ہوئی
اے نبی کے گدا تیری کیا بات ہے
شہید اہلسنت کا رتبہ ملا
تو ہے زندہ سدا تیری کیا بات ہے

جب تو پڑھ کے سناتا تھا کنز الایمان
تازہ ہوتا تھا سن کر سب کا ایمان
یاد تیری ستائے گی ہم کو سدا
سنیوں کی صدا تیری کیا بات ہے

رضوی پڑھتے تھے جب حدیث مصطفیٰ
پھول جھڑتے تھے منہ سے بہت خوشنما
چرچہ ہر طرف تھا تیری للکار کا
تیرے نقد حوالوں کی کیا بات ہے

جب پڑھتا تھا تو نعت حبیب خدا
ہر سنی بول اٹھتا تھا مرحبا مرحبا
بھول سکتا نہیں سنی تیری یاد کو
خادم غوث الوریٰ تیری کیا بات ہے

محمد صادق کا سچا غلام تھا تو
پیر میرے کی تلوار بے نیام تھا تو
بے دینوں کے لئے حق کا پیغام تھا تو
سنیوں کے خیر خواہ تیری کیا بات ہے

تیرے جنازہ میں سب نے دیکھ لیا
رحمت باری نے تیرا استقبال کیا
علماء ومشائخ نے مل کر دفن کیا
سب نے یہی کہا تیری کیا بات ہے

رضوی رفیق کو جدائی کا غم دے گیا
رضویوں کا سکون ہمسفر لے گیا!
حق کو نہ بھولیں یہ سبق دے گیا
خطابت کے شہنشاہ تیری کیا بات ہے

(نتیجۂ فکر۔ حاجی محمد رفیق رضوی کاموں کی)

"رضوی شہید فنڈ":- شہید اہلسنت مولانا محمد اکرم رضوی (علیہ الرحمۃ) کی شہادت اہلسنت کیلئے بہت بڑا المیہ ہے۔ اور مولانا مرحوم کے بعد ان کے جذبۂ ایمانی وغیرتِ مسلکی کو بیدار رکھنے اور "رضوی مشن" کو فروغ دینے کیلئے اندرون و بیرون ملک کے احباب اہلسنت ومحبانِ رضوی شہید سے گذارش ہے کہ اس اہم کار خیر وجماعتی سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ تعاون فرما کر ماجور ومشکور ہوں۔

(خازن وامین۔ مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب زینت المساجد دار السلام گوجرانوالہ)
(اکونٹ ۶۶۸۳ حبیب بنک لمٹیڈ طفیل شہید گیٹ برانچ گوجرانوالہ)

ے میرا اکرم یا خدا تجھ سے ہے زندگی پا گیا
بہرِ جناب مصطفےٰ تجھ سے ہے زندگی پا گیا
یا خدا جو تو نے بخشی زندگی اکرم کو تھی
وہ نبی پر کر فدا تجھ سے ہے زندگی پا گیا
مصطفےٰ کا عاشقِ صادق جو تیرے کرم سے
ہو کر شہید با وفا تجھ سے ہے زندگی پا گیا
جس کی زبان پر ذکرِ حق ذکرِ نبی تھا رات دن
پڑھتا ہوا صلِّ علیٰ تجھ سے ہے زندگی پا گیا
مقصود جس کی زندگی کا تھا فقط ذکرِ نبی
یا مصطفےٰ کہتا ہوا تجھ سے ہے زندگی پا گیا
جس شیر کی آوازِ حق سے لرزتی تھی نجدیت
وہ سُنیت کا باوفا تجھ سے ہے زندگی پا گیا
عظمت و شانِ رسالت کا تحفظ خون سے
کر کے میرا اکرم مجاہد تجھ سے ہے زندگی پا گیا
بشیر کہدو میرا اکرم زندہ ہے بفضلِ خدا
یا خدا صد مرحبا وہ تجھ سے ہے زندگی پا گیا

(نتیجۂ فکر۔ ابو طیّب مولانا محمد بشیر احمد قادری حنفی رضوی رڈیالہ وڑائچ)

زندہ و جاوید رضوی ہے تمہارا پیارا نام
تیری ہمت اور جرأت کو ہمارا ہو سلام
عمدہ و اعلیٰ تھا مسلک کے لئے یہ تیرا کام
مصطفےٰ کے ذکر کا پہنچا دیا ہر سو پیام
آرزو تیری یہی تھی مصطفےٰ کا ذکر ہو
نجدی کو بھایا نہیں ہرگز یہ تیرا اچھا کام
ذکرِ رسول پاک تھا تیرا وظیفہ صبح و شام
گستاخانِ مصطفےٰ کے منہ کو دی تو نے لگام

خون کے آنسو رو رہا ہے دل لیتے ہیں جب تیرا نام
ناز ہے تم پر کہ تو نے پی لیا شہادت کا جام
حضرت سردار احمد کا تو جاں نثار تھا
اعلیٰحضرت کے غلاموں کا تھا تو سچا غلام
صدقۂ حسنین جنّت ہو تیرا اعلیٰ مقام
عاشقانِ مصطفےٰ کا تجھ کو ہو رضوی سلام
منیر اور صابری کا تیری عظمت کو سلام
مسلکِ حقّہ کا تو نے کر دیا ہے اونچا نام

(نتیجۂ فکر۔ منیر احمد۔ صوفی وکیل احمد صابری چشتی شکر گڑھ)

ے فروغِ عشقِ مصطفےٰ کی صحت تیری زندگی
دشمنوں کے واسطے تھی موت تیری زندگی
کوئی گستاخِ نبی ٹھہرا نہ تیرے سامنے
کوئی نجدی دہر میں اٹھا نہ تیرے سامنے
تو منکروں کے واسطے تھا اک تیغ برہنہ
زندہ ہے وہ اب بھی تیرا ولولہ و دبدبہ
اے شہیدِ اہلسنّت السّلام
عاشقِ شانِ رسالت السّلام

(نتیجۂ فکر۔ حافظ محمد رضوان داروغہ والا لاہور)

نامناسب ہوگا ۔ اگر گوجرانوالہ کے ان علماء و احباب کا ذکر نہ ہو۔ جنہوں نے مولانا رضوی شہید کے واقعہ پر بڑی محبت و شفقت اور ہمدردی فرمائی بالخصوص مولانا مفتی محمد حبیب اللہ صاحب مولانا لطیف احمد چشتی مولانا امجد علی چشتی (کامونکی) مولانا محمد عبدالعزیز چشتی مولانا غلام فرید رضوی مولانا محمد شریف ہزاروی مولانا عبداللطیف قادری۔ الحاج قاری محمد منیر جماعتی مولانا محمد حسین صدیقی مولانا محمد سعید احمد مجددی۔ مولانا خالد حسن مجددی حافظ عبدالوحید نقشبندی حاجی محمد صدیق (ماڈل ٹاؤن) حاجی محمد بشیر (شاہین آباد) قاری محمد سلیم زاہد مولانا نصیر احمد اویسی صاحبان مولانا حافظ حمید اختر (گکھڑ) حاجی محمد یعقوب مولانا صداقت علی وغیرہ فیض عام کامونکی علی پور چٹھہ، مولانا حافظ محمد سعید صاحب، صاحبزادہ غلام رسول صاحب اویسی (جزاہم اللہ خیر الجزاء)

اخبارات و رسائل کے اداریے

روزنامہ "مشرق" لاہور:- (۱۷-۸-۱۹۹۴) "ایک خبر کے مطابق نامعلوم افراد نے ممتاز عالم دین مولانا اکرم رضوی کو قتل کر دیا۔ مقتول عالم دین محفل میلاد سے خطاب کے بعد واپس جا رہے تھے۔ مولانا اکرم رضوی کا شمار ان علماء میں ہوتا تھا۔ جو فرقہ واریت اور لسانی تعصب کے خاتمہ میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ زندگی بھر دین حق کی تبلیغ کرنے والے اس عالم باعمل کے سفاکانہ قتل کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے ● مولانا محمد اکرم رضوی سواد اعظم اہلسنت کے جید عالم دین تھے۔ آمریت کے خاتمے اور حقیقی اسلامی فلاحی معاشرے کے قیام کے لئے ان کی جدوجہد ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ ان کے قاتلوں کی گرفتاری اور سفاکانہ قتل کے پس پردہ سازش کو بے نقاب کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اس موقعہ پر ہم مولانا مرحوم کے مداحین کی خدمت میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ اس سانحہ پر مشتعل ہونے اور قانون کو ہاتھ میں لینے کی بجائے ہوش سے کام لے کر اس قتل کے پس پردہ سازش کو ناکام بنادیں۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ کو بھی اس امر کا سختی سے نوٹس لینا چاہیئے کہ قومی دولت پر پلنے والے ادارے امن و امان برقرار رکھنے اور شہریوں کو تحفظ فراہم کرنے میں متواتر ناکام ہوتے چلے آرہے ہیں بہر طور حکومت کو نہ صرف مقتول عالم دین کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کرنا چاہیئے بلکہ ان کے لواحقین کے لئے مالی امداد بھی فراہم کرنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ اس امر کو بھی یقینی بنانا چاہیئے کہ مستقبل میں ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔"

روزنامہ "خبریں" کاموںکی:- ایک عالم دین مولانا محمد اکرم رضوی کے المناک قتل کے خلاف مظاہرہ کرنے والوں پر پولیس نے فائرنگ کر دی جس میں کم از کم ایک شخص ہلاک ہوگیا ● مقتول مولانا رضوی کی اس المناک موت پر گوجرانوالہ، کمالیہ، اوکاڑہ اور دیگر کئی دوسرے مقامات پر بھی مظاہرے کئے گئے۔ کاموںکی میں پولیس نے مظاہرین پر جنہوں نے جی ٹی روڈ بند کر رکھی تھی آنسو گیس پھینکی اور شدید لاٹھی چارج کے بعد گولی چلادی۔

مولانا رضوی کے اندوہناک قتل کے بعد ہنگامے اور مظاہرہ کرنے والوں پر پولیس کی فائرنگ انتہائی افسوسناک واقعہ ہے جس پر اہل اسلام کی گردنیں شرم سے جھک جانی چاہئیں۔ مولانا کے قتل کے سلسلے میں جمیعت العلمائے پاکستان نے اپنے مخالف مکتبہ فکر علماء پر الزام عاید کیا ہے۔ جمیعت کے سیکریٹری جنرل کے ایم اظہر نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ غیر ملکی امداد حاصل کرنے والی دینی جماعتوں پر پابندی عاید کرلے۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مولانا محمد اکرم رضوی کے اندوہناک قتل کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے اور اس کی رپورٹ ذرائع ابلاغ میں نشر و شائع کی جائے۔

(روزنامہ خبریں لاہور ۱۷ اگست ۱۹۹۴)

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور اور روزنامہ "پاکستان" لاہور میں بھی اسی طرح اداریئے لکھے گئے۔

ماہنامہ **"السعید"** ملتان

نے لکھا ہے کہ ادارہ "السعید" بڑے دکھ اور رنج کے ساتھ

یہ اطلاع دے رہا ہے کہ اس دور کے نہایت ہی مقبول خطیب حضرت مولانا صوفی محمد اکرم رضوی ۱۳ اگست کو قصور کے نواح میں بڑی بے دردی سے شہید کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ قتل انتہائی المناک، اشتعال انگیز اور اسلام و پاکستان کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش ہے بلکہ مذہب کے نام پر دہشت گردی کو فروغ دینے والے عناصر کی طرف سے ملک کے امن و امان کو تہہ و بالا کرنے کی شرمناک کوشش ہے۔ حضرت مولانا محمد اکرم رضوی کے قتل سے اہلِ اسلام کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے۔ ان کی خدمات ایسی نہیں کہ لوگ ان کو فراموش کر سکیں۔ اور کوئی ردِّ عمل نہ ہو۔ انہیں ناموس رسالت کے تحفظ، عظمت صحابہ کرام و اہلبیت عظام کی پاسبانی اور مسلک حق اہلسنت و جماعت کی بے باک ترجمانی کی پاداش میں ایک عرصہ سے قتل کی دھمکیاں مل رہی تھیں لیکن حکومت کی طرف سے ان کی حفاظت کے سلسلے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا جو نہایت ہی قابلِ مذمت بات ہے۔ اب اگر قاتلوں کے خلاف فوری کاروائی نہ کی گئی تو حالات سنگین صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ مجرموں کو گرفتار کر کے فوری طور پر کیفر کردار تک پہنچائے۔ آخر میں ہم ادارہ "السعید" بلکہ تمام اہلسنت کی طرف سے مولانا رضوی کے پسماندگان اور وابستگان کو دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین۔ (ماہنامہ "السعید" ملتان ربیع الاول ۱۴۱۵ھ بمطابق اگست ۹۴ء)

ماہنامہ قولُ السَّدید لاہور نے لکھا ہے کہ ۱۳ اگست ۱۹۹۴ء کو "مولانا محمد اکرم رضوی کو میلاد شریف پر تقریر کرنے کی وجہ سے شہید کر دیا گیا۔ مرحوم ایک تقریر کرنے کے بعد کسی دوسرے مقام پر تقریر کرنے جا رہے تھے کہ راستے میں دشمنان اہل سنت نے اپنے دل کی لگی بجھائی۔ یہ ایک انتہائی قابل افسوس اور قابل مذمت فعل ہے۔ آج تک دیوبندی، شیعہ اور غیر مقلدین کے جتنے بھی مولوی واصل جہنم ہوئے ہیں وہ اپنے پیچھے کچھ نہ کچھ سیاسی عزائم رکھتے تھے۔ مگر مولانا محمد اکرم رضوی مرحوم و مغفور خالصتاً ایک مذہبی شخصیت تھے اور ان کا دن رات کا کام ہی تبلیغ دین تھا۔ مخالفین اہلسنت کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ جب قرآن و حدیث کے دلائل سے عاجز آ جائیں تو اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آتے ہیں۔ مولانا مرحوم کی شہادت بھی ایسے ہی مخالفین اہل سنت کی کارکردگی ہے جو دلائل کے میدان میں بے اصل ہیں۔ اب کچھ لوگ اس کیس کی اہمیت ختم کرنے کے لئے اسے "را" کے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں جبکہ ایسا ہرگز نہیں ہے کیونکہ یہ ایک مخصوص فرقے کی کاروائی ہے اور ایک مخصوص شخص کے حلقے میں ہوئی ہے اگر پولیس دیانتداری سے تفتیش کر لے تو مجرموں کو پکڑنا کوئی بڑی بات نہیں۔ مولانا مرحوم کو شہید کرنے والوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ کسی مذہبی شخصیت کو ظالمانہ انداز میں شہید کر دینا مسئلے کا حل نہیں بلکہ اس سے اور زیادہ مسائل پیدا ہوا کرتے ہیں اور اگر حکومت نے اس معاملے میں سرد مہری دکھائی تو خدا نہ کرے یہ واقعہ نیا رنگ اختیار کر جائے اس لیے انتظامیہ کو چاہیئے کہ وہ قاتلین کو فوراً گرفتار کر لے اور عبرتناک سزا دے تاکہ یہ واقعہ کوئی بھیانک صورت اختیار کرنے کی بجائے یہیں پر ختم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ انتظامیہ کو عقل و ہدایت و تدبر نصیب کرے۔ آمین"۔ (ماہنامہ القول السدید لاہور ستمبر ۹۴ء)

'نقاب' گوجرانوالہ

جمعیت علمائے پاکستان و جماعت اہلسنت کے مرکزی رہنما اور پاکستان سنی فورس کے ناظم تبلیغ مولانا ابوالحامد محمد اکرم رضوی کو ۱۳ر اگست کے دن قصور کے قریب دن دھاڑے نامعلوم افراد نے آتشیں اسلحہ سے فائرنگ کرکے شہید کر دیا (انا للہ و انا الیہ راجعون) مولانا محمد اکرم رضوی کا شمار ملک کے ان نامور علمائے کرام اور مبلغین میں ہوتا تھا جنہوں نے اپنی پوری زندگی دین اسلام کی ترویج و اشاعت، عشق مصطفےٰ کی دولت عام کرنے اور اپنے مسلک کی حقانیت کو اجاگر کرنے کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ اور وہ ہر میدان میں اپنے مخالفین کے لئے برہنہ شمشیر ثابت ہوئے۔ حق گوئی و بے باکی اور جرأت اظہار ان کی خاص صفت تھی۔ وہ بغیر کسی خوف اور ڈر کے اپنے مخالفین کے سامنے ڈٹ جاتے اور ہمیشہ ہی اللہ کے فضل و کرم، اور سرور کونین رحمت دوعالم کے طفیل کامیاب و کامران ٹھہرتے۔ مولانا محمد اکرم رضوی جماعت رضائے مصطفےٰ کے امیر مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق رضوی کے دست حق پرست پر بیعت تھے۔ اگرچہ وہ زیادہ عمر کے مالک نہیں تھے تاہم وہ اپنی حق گوئی و بے باکی، اپنے مشن سے لگن، اور حالات سے سمجھوتہ کئے بغیر تبلیغ کرنے کے جذبہ کی بدولت جو عزت و شہرت حاصل کی وہ ان کی عمر کے حساب سے کہیں زیادہ تھی۔ وہ ملک بھر میں عقیدت و احترام سے دیکھے جاتے تھے جس کا ثبوت ان کی نماز جنازہ اور رسم قل کے موقع پر دیکھنے میں آیا۔ ملک کے گوشے گوشے سے علماء و مشائخ اور ہزاروں افراد نے ان کی آخری رسومات میں شرکت کی۔ مولانا رضوی کو پاکستان کی سالمیت و بقاء اور اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے خاص دلچسپی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ناموس رسالت کے تحفظ، نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے ساتھ ساتھ استحکام وطن کے لئے چلائی جانے والی تحریکوں میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

مولانا محمد اکرم رضوی کا قتل ایک قابل مذمت فعل ہے اور امن و امان قائم کرنے کے دعویدار حکمرانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ بالخصوص وزیر اعلیٰ پنجاب جو اکثر و بیشتر جرائم پیشہ افراد کو سبق سکھانے اور عبرتناک سزا دینے کا اعلان کرتے ہیں۔ یہ قتل ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہذا حکمرانوں کو چاہیئے کہ وہ مولانا رضوی کے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کرکے انہیں کیفر کردار کو پہنچائیں اور اس قتل کی سازش کے اصل کرداروں کو بھی بے نقاب کرنے کا اہتمام کریں۔ اگر حکومت نے اس معاملہ میں کسی قسم کی کوتاہی یا غفلت کا مظاہرہ کیا۔ تو حالات میں بگاڑ بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جو ملک کی سالمیت و بقاء و استحکام کے لئے زہر قاتل ثابت ہوگا۔ حالات کے بگڑنے سے پہلے ملزمان کی گرفتاری لازمی امر ہے۔ (ہفت روزہ 'نقاب' گوجرانوالہ ۲۰ر اگست ۹۴ء)

"فاتح" لالہ موسیٰ

ہفت روزہ "فاتح" لالہ موسیٰ نے لکھا ہے کہ پچھلے دنوں جماعت اہلسنت کے جید عالم دین مولانا اکرم رضوی آف کاموکی ایک تبلیغی اجتماع سے خطاب کرنے کے بعد واپس آ رہے تھے کہ راستے میں کماد کے کھیتوں میں چھپے ہوئے مسلح افراد نے آتشیں اسلحہ سے فائرنگ کرکے انہیں موقع پر قتل کر دیا۔ اس واقعہ میں نہایت افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ قیام پاکستان کے طویل عرصہ بعد جماعت اہلسنت کے کسی جید عالم کو فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھایا گیا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ملک کی غالب اکثریت اسی مسلک سے تعلق رکھتی ہے لیکن اس کے باوجود محاذ آرائی

کی کیفیت کا پیدا ہونا اس مسلک سے منسلک لوگوں کے قریب کبھی پسندیدہ عنصر نہیں رہا۔ مولانا اکرم رضوی کا قتل حکومت پاکستان کے لئے لمحہ فکریہ ہے چنانچہ کارپردازان حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ مولانا محمد اکرم رضوی کے قاتلوں کو منظر عام پر لائے۔ فرقہ وارانہ تعصب کے لامتناہی سلسلوں کے باوجود جماعت اہل سنت کے متعلقہ علماء اور عوام نے ہمیشہ بھائی چارے اور امن و آشتی کا نہ صرف درس دیا بلکہ اس کے عملی مظاہرے بھی پیش کئے گئے۔ مولانا اکرم رضوی کا قتل ہمارے نزدیک عام بات نہیں۔ اس لئے کہ شاید ملک کو ٹکڑے کرنے والوں نے اپنی حکمت عملی میں تبدیلی کرتے ہوئے اس ملک کے غالب اکثریتی مسلک میں اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس اندوہناک واقعہ کے خلاف پورا پاکستان سراپا احتجاج ہے۔ اور یہ بات بڑے یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ اگر حکومت وقت نے ہوش کے ناخن نہ لئے تو پھر شاید ملک کی تاریخ میں احتجاجی سلسلوں کا نیا باب رقم ہوگا جس کی تمام تر ذمہ داری متعلقہ حکام پر عائد ہوگی۔

(ہفت روزہ "فاتح" لالہ موسیٰ ۲۲ راگست ۱۹۹۴ء)

سوئے حرا: "۔ کامونکی کے مشہور عالم دین مولانا محمد اکرم رضوی کے قتل پر زبردست احتجاج کیا گیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے سر عام پھانسی دی جائے۔ اور نام نہاد مذہبی تنظیمیں جو توحید و شرک و بدعت کی آڑ میں فرقہ واریت پھیلا رہی ہیں۔ ان پر فوری پابندی لگائی جائے۔ نیز مولانا محمد اکرم رضوی کی روح کو ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ اور بلندی درجات مغفرت کے لئے دعا کی گئی۔" (ماہنامہ سوئے حرا راولپنڈی ستمبر ۹۴ء)

"فیض عالم": شیرِ اہلسنت سیف بے نیام حضرت علامہ مولانا محمد اکرم رضوی کو قصور کے قریب ۱۳ راگست ۹۴ء کو محفلِ میلاد میں تقریر کرنے کے بعد واپس جاتے ہوئے نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ جب میت کامونکی پہنچی تو پورے شہر میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ دوسرے روز مولانا کی نماز جنازہ پاسبانِ مسلکِ اعلحضرت الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب نے پڑھائی۔ چشم فلک گواہ ہے کہ جب مولانا کو گوجرانوالہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ تو اسوقت اچانک آسمان پر بادل چھا گئے اور بوندا باندی ہوئی۔ اہلسنت کے عظیم عالم دین کی شہادت پر ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے ہوئے"

(ماہنامہ فیض عالم بہاولپور ستمبر ۱۹۹۴ء)

"جمالِ مصطفیٰ": سنی ہمیشہ ہی سے پرامن ہیں۔ آج تک سنیوں نے کسی مذہبی راہنما کو قتل کیا ہے اور نہ ہی ایسی سوچ رکھتے ہیں۔ جبکہ کئی دوسری مذہبی تنظیمیں دہشت گردی میں مشہور ہیں۔ بحمدللہ تعالیٰ دلائل کے میدان میں اہل سنت ہمیشہ ہی سربلند رہے ہیں۔ اپنے مذہب کے حق میں کتاب و سنت کے دلائل میں ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے شیر اسلام کو شہید کر دیا گیا۔ اور پرامن اور سوئے ہوئے سنیوں کو بیدار کر دیا گیا ہے۔ ایک اکرم رضوی کو تو شہید کر دیا گیا۔ مگر اب لاکھوں اکرم رضویوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ قابل غور بات یہ ہے کہ آٹے میں نمک کے برابر ہوتے ہوئے مٹھی بھر نجدیوں نے یہ قدم کیسے اٹھایا۔ یقیناً پس پردہ کوئی ابلیسی طاقت موجود ہے۔ نیز یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ مٹھی بھر نجدیوں نے منڈی مریدکے میں دہشت گردی کا تربیتی سنٹر کیسے قائم کر لیا۔ اتنا اسلحہ کہاں سے ملا اور دیگر اخراجات کہاں سے چل رہے ہیں۔ جہاد کشمیر کی تربیت کے نام سے عوام کو دھوکا دیا جا رہا ہے۔ دھوکہ دہی تو نجدیوں کو وراثت میں ملی ہے۔ اب چاہیئے کہ ارباب اختیار علماء کو تحفظ فراہم کریں اور دہشت گرد عناصر کا سدباب کریں۔ اور یہ بات اب عیاں

ہو چکی ہے کہ کون لوگ دہشت گرد ہیں؟ اور انہیں کن لوگوں کی سرپرستی حاصل ہے۔ (رسالہ "جمال مصطفےٰ" خانقاہ ڈوگراں ماہ ربیع الاول)

"منظر اسلام" (فیصل آباد)

۱۳ اگست بروز سنڈے حضرت علامہ مولانا محمد اکرم رضوی قصور کے نواحی گاؤں تیمن وال کی مسجد میں تقریر کرکے بعد نماز عصر کھڈیاں قصبہ جا رہے تھے کہ راستے میں "گنے" کے کھیت سے نامعلوم افراد نے ان پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں حضرت علامہ رضوی موقع پر ہی جاں بحق ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون جزوی پوسٹ مارٹم کے بعد ان کے جسد خاکی کو گوجرانوالہ لایا گیا جب ایمبولینس کامونکی پہنچی تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ جی ٹی روڈ پر جمع تھے اور ہر آنکھ ان کے غم میں رو رہی تھی انہیں کامونکی کی مرکزی جامع مسجد فیضِ مدینہ جہاں وہ خطابت کے فرائض سرانجام دیا کرتے تھے لے جایا گیا۔ اور لوگوں کو ان کے چہرے کی زیارت کرائی گئی۔ پھر انہیں ان کے آبائی گھر گوجرانوالہ لے جایا گیا ۱۴ اگست اتوار ۱۱½ بجے جنازہ کے لئے ان کا جسدِ خاکی اٹھایا گیا تو ساری فضا تکبیر و رسالت کے نعروں سے گونج اٹھی۔ کلمہ شریف اور اللہ ہو کا ورد باآواز بلند ہو رہا تھا۔ جونہی جنازہ کے لئے جسد مبارک گراؤنڈ میں رکھا گیا۔ ہر طرف بادل چھا گئے اور ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں جس پر حضرت الحاج مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب نے یہ اشعار پڑھے

آیاں ٹھنڈیاں ہواواں مدینے دیاں
یاد آیاں فضاواں مدینے دیاں

جنازہ میں عوام تو عوام علماء و مشائخ نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ نماز جنازہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے پڑھائی اور قبر میں اتارتے وقت جانشین محدث اعظم حضرت صاحبزادہ الحاج قاضی فضل رسول حیدر رضوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی تشریف فرما تھے جب لحد میں اتارنے لگے تو عجیب رحمت کا سماں تھا کہ رم جھم رم جھم انوار کی بوندا باندی ہونے لگی جسے ہر آنکھ نے دیکھا اور اخبارات والوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا۔ بعد میں علماء و مشائخ کی قیادت میں عظیم الشان احتجاجی جلوس نکالا گیا اور گوندلانوالہ چوک میں علماء و مشائخ نے خطابات کرتے ہوئے علامہ رضوی کی شہادت پر گہرے غم و غصے کا اظہار کیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ علامہ رضوی کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے اور قرار واقعی سزا دی جائے (منظر اسلام)

"ندائے اہلسنت"

اہلسنت کے ممتاز عالم دین فخر اہلسنت سرمایہ دین ملت علامہ محمد اکرم رضوی کو قصور کھڈیاں کے قریب ایک گاؤں مینوال میں تقریر کے بعد واپس آتے ہوئے اندھا دھند فائرنگ کرکے شہید کر دیا گیا۔ ان کی نماز جنازہ گوجرانوالہ میں ادا کی گئی اور ان کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں ان کے آبائی قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔ علامہ محمد اکرم رضوی کی شہادت کی خبر ملتے ہی ہزاروں لوگ کامونکی جمع ہو گئے اور منڈی کامونکی اور گوجرانوالہ شہر کے تمام کاروبار فوراً بند کر دیئے گئے۔ ان کی نماز جنازہ میں ملک کے دور دراز علاقوں کے ہزاروں علماء کرام اور عوام نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کے بعد سوگواروں کا یہ ہجوم جلوس کی شکل اختیار کر گیا اور گوجرانوالہ جی ٹی ایس اڈے کے قریب گوندلانوالہ چوک میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں علماء کرام نے اس افسوسناک واقعہ کی پرزور مذمت کی اور قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا (پندرہ روزہ ندائے اہلسنت لاہور ۱۶ اگست ۱۹۹۴ء)

ماہنامہ **"تنظیم الاسلام"** :- گوجرانوالہ نے ماہ ستمبر کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ قارئین کرام کے لئے یہ خبر انتہائی افسوسناک ہے کہ مورخہ ۱۳ اگست کو قصور کے قریب موضع نینوال تھانہ کھڈیاں کے علاقہ میں تین افراد نے اندھا دھند فائرنگ کرکے معروف عالم دین مولانا محمد اکرم رضوی کو شہید کر دیا۔ ۱۴ اگست کو گورنمنٹ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کی گراؤنڈ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کی امامت کا فریضہ مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب نے سر انجام دیا۔ نماز جنازہ کے بعد ان کی میت قبرستان کلاں لے جائی گئی۔ جب میت لحد میں اتاری گئی تو اچانک آسمان پر بادل چھا گئے اور بارش کے قطرے پھوار کی شکل میں برستے رہے۔ تھوڑی دیر بعد مطلع صاف ہو گیا۔ مولانا محمد اکرم رضوی ایک نڈر خطیب اور شعلہ بیان مقرر تھے۔ گستاخان شانِ رسالت علی صاحبہا الصلوات اور مخالفینِ اہلسنت کے لئے تیغ برہنہ تھے۔ ان کے اٹھ جانے سے اہلسنت کا ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ مرحوم کے وحشیانہ قتل کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی مظاہروں اور جلسوں، جلوسوں کا سلسلہ جاری ہے اور ملزموں کو قرار واقعی اور عبرتناک سزائیں دینے کے مطالبے ہو رہے ہیں۔ مرحوم کے تین قاتل گرفتار ہو چکے ہیں۔ جن میں سے دو غیر مقلد وہابی مولوی ہیں اور ایک طالب علم ہے۔ ادارہ مرحوم کے اہل خانہ اور اعزہ اقربا خصوصاً حضرت مولانا ابو داؤد محمد صادق کے اس غم میں برابر کا شریک ہے۔

"ضیاءِ حرم" :- لاہور نے ماہ ستمبر کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ ایک مدت سے دیوبندی مکتبِ فکر اور شیعہ کے درمیان قتل و غارت گری اور آتش زنی کی وارداتوں کا سلسلہ جاری تھا۔ جس کے سبب ملک کا اندرونی ماحول انتہائی آلودہ اور علماء کا گراف عوام کی نظروں میں حد درجہ گر رہا تھا۔ لوگوں کا نقطہ نظر یہ تھا۔ کہ وہ دین جو امن و سلامتی کا درس دیتا ہے۔ اگر اس کے ماننے والے خود اس پر عمل پیرا نہیں تو دوسرے لوگ اس پر کس طرح عمل کریں گے۔ الحمد للہ علماء اہلسنت و جماعت جن کا تعلق اہل تصوف سے ہے۔ وہ اس آلودگی سے الگ تھلگ تھے اور اس مملکت کے تخلیق کنندہ ہونے کے ناطے ہر وقت اس کی سلامتی اور تحفظ کے لئے کوشاں تھے۔ لیکن برا ہو ان ابلیسی قوتوں کا جنہوں نے مولانا محمد اکرم رضوی کو شہید کر کے اس پر سکون سمندر میں اضطراب پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ جن قوتوں نے یہ حرکت کی ہے۔ اگر قانون نے ان کی گرفت نہ کی تو اہلسنت و جماعت کا بچہ بچہ اس خون ناحق کا مطالبہ کرتا رہے گا۔ مولانا محمد اکرم رضوی ایک جری اور نڈر عالم دین اور عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال تھے۔ آپ ۱۹۵۴ء میں گوجرانوالہ کے محلہ اسلام آباد میں پیدا ہوئے۔ سکول کی تعلیم محبوب عالم سکول گوجرانوالہ سے حاصل کی۔ جبکہ دینی تعلیم مدرسہ حنفیہ سراج العلوم میں مکمل کی۔ آپ نے ۱۹۷۵ء میں اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا۔ اور اپنی تمام تر صلاحیتیں دین کی تبلیغ و اشاعت کیلئے وقف کر دیں۔ ربیع الاول شریف کے پروگراموں کے سلسلہ میں آپ قصور تشریف لے گئے۔ ۸ ربیع الاول بمطابق ۱۳ اگست قصبہ نینوال ضلع قصور میں آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور آپ واصل الی اللہ ہوئے۔ آپ کے قاتلوں کا تعلق اہلحدیث مکتبِ فکر سے ہے۔ تینوں قاتل گرفتار ہو چکے ہیں۔ ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ جلد از جلد مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ضیاء حرم کا پورا عملہ مولانا کے سوگوار خاندان کے دکھ میں شریک ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا وند قدوس مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی دولت ارزانی فرمائے۔" (ماہنامہ ضیاء حرم لاہور۔ ستمبر ۱۹۹۴ء)

"ماہ طیبہ" :- اہل سنت و جماعت کے ممتاز عالم دین اور

خطیب مولانا محمد اکرم رضوی صاحب کو مورخہ ۱۳ اگست کو غیر مقلدین جو کہ اپنے آپ کو "اہلحدیث" کہلاتے ہیں نے شہید کر دیا ہے۔ اخبارات میں یہ خبر پڑھ کر پورے ملک بلکہ بیرونِ ملک میں بھی وہابیوں کی اس شرمناک حرکت کے خلاف مسلمانوں نے احتجاج کیا۔ اور مجرموں کو گرفتار کر کے پھانسی دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ اور کیا جا رہا ہے۔

● وہابیوں کی طرف سے اس شرمناک حرکت پر پوری قوم سراپا احتجاج ہے۔ ایک دینی اور مذہبی جماعت کے دعویدار اور یہ دہشت گردی اور غنڈہ گردی وہابیوں کی اس ذلیل حرکت سے ان کے مذہب اور اسلام کی قلعی کھل گئی ہے۔ ان درندہ صفت وہابیوں نے صرف اسلام کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔ یہ حقیقت بھی روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ وہابیوں کی طرف سے جتنی بھی جہاد کے نام پر تنظیمیں ہیں۔ ان کا جہاد ہندوؤں سکھوں اور غیر مسلموں کے خلاف جہاد نہیں بلکہ عشاقِ رسول سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا اور آپ کی عظمت و رفعت کا پرچار کرنے والے سنّیوں کے خلاف ہے۔

اور یہ درس اور سبق ان کو سعودیوں اور نجدیوں نے دیا اور سکھایا ہے۔ جس کا ثبوت ان کی کتاب "تحفہ وہابیہ" میں موجود ہے۔ یہ کتاب سعودی حکومت کے فرمانروا ملک عبدالعزیز کے حکم سے شائع کی گئی ہے۔ اور اس کا اردو ترجمہ اسی کی ایماء پر کیا گیا ہے۔ جو کہ اس کتاب کے ابتدائی صفحات پر درج ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۵۹ پر وہابیوں کو تعلیم دی جا رہی ہے کہ ● "جو کوئی یا رسول اللہ یا۔ یا ابن عباس یا۔ یا عبدالقادر جیلانی یا اور کسی بزرگ مخلوق کو پکارے یا اس کی دہائی دے وہ مشرک ہیں۔ شرک اکبر کے مرتکب ہیں۔ اگرچہ ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئیگی۔ گویا یہ ایک واسطہ ہیں یعنی ان کا فعل بہر حال شرک ہے اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے... اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے" ● قارئین کرام! بار بار اس عبارت کو پڑھیں اور غور فرمائیں۔ کہ یا رسول اللہ، یا عبدالقادر یا عباس کہنے والو کو قتل کرنا اور ان کے مال و اموال کو لوٹنا جائز اور مباح قرار دیا گیا ہے۔ سعودیوں کے یہ پالتو درندے جو مولویت کا لبادہ اوڑھ کر ملک پاکستان میں مدارس اور مساجد کے نام پر مراکز قائم کر رہے ہیں۔ اور سعودی حکومت ان کو ریال دے رہی ہے۔ اور اس سے اسلحہ خریدا جا رہا ہے۔ سنّی مسلمانوں کو قتل و غارت کی تربیت دی جا رہی ہے۔ یہ ساری حقیقت اور اس کے پس پشت کن کا ہاتھ ہے کسی سے پوشیدہ اور مخفی نہ رہی ہے۔" (ماہنامہ "ماہ طیبہ" سیالکوٹ ستمبر ۹۴ء)

کیا یہی "اہلحدیثی" ہے۔ نام نہاد "جماعت اہلحدیث" کے ترجمان ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" لاہور نے ۲ ستمبر اور ۹ ستمبر (۹۴ء) کی اشاعت میں بعنوان "نامناسب بریلوی رویہ" اور اس سے قبل ۲ ستمبر کی اشاعت میں بعنوان "بریلویوں کی خلاف امن حرکات" لکھا ہے۔ کہ "مولانا اکرم رضوی کے قتل کے خلاف گوجرہ میں نکالے گئے جلوس میں اہلحدیث مسلک اور علماء اہلحدیث کے خلاف نازیبا زبان استعمال کی گئی ● علماء اہلحدیث کو قتل کی دھمکی دی گئی! اور امن تباہ کرنے اور فرقہ واریت کو ہوا دینے کی سازش کی گئی"۔ (ملخصاً)

اہل علم و انصاف:۔ "تنظیم اہلحدیث" کے عنوانات "و نکات" پر غور فرمائیں کہ کیسی بد دیانتی۔ سنگدلی اور ستم ظریفی کا مظاہرہ کیا ہے۔ کہ مولانا محمد اکرم رضوی شہید علیہ الرحمۃ کے قتل کے ذکر کے باوجود ظالمانہ قتل اور ظالموں قاتلوں کی مذمت اور مظلوم و مقتول کی ہمدردی میں تو ایک لفظ تک لکھنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ اور الٹا :۔ بریلویوں کے مظلومانہ احتجاج پر نامناسب رویہ نازیبا الفاظ اور خلاف امن حرکات فرقہ واریت کو ہوا دینے کی سازش کا الزام لگا دیا۔ گویا۔ وہابیوں کا مولانا اکرم رضوی کو ناحق قتل اور انتہائی ظلم کرنا تو خلاف امن اور فرقہ واریت کو ہوا دینے کی سازش نہیں۔ مگر مظلوموں کا ظالموں قاتلوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا۔ نامناسب خلاف امن اور فرقہ واریت ہے۔ کیا کہنے اس "اہلحدیثی" و غیر مقلدیت کی ذہنیت کے کہ جن قاتلوں نے بدامنی و فرقہ وارانہ تشدد کا دروازہ کھولا ہے اُن سے چشم پوشی اور مظلوموں پر الزام۔

نجدی تحریک وہابی مذہب پیشوا کا تعارف

سابق صدر دیوبند مولوی حسین احمد "مدنی" نے لکھا ہے

"لکھا جو محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیئے اُس نے اہلسنّت و جماعت سے قتل و قتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ (انھیں کافر و مشرک قرار دیکر) ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعثِ ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہلِ حرمین کو خصوصاً اور اہلِ حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے۔ وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہلِ عالم و جملہ مسلمانانِ دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا۔ اُن کے اموال اُن سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔

بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکالیف شدیدہ کے مدینہ منوّرہ اور مکّہ معظّمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

چنانچہ نواب صدیق حسن خاں (غیر مقلّد) نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔"

(کتاب شہاب ثاقب صفحات ۴۲-۴۳ تا ۶۸)

حروفِ نجد

نجد کا "نون" ہے جو "نار" کی علامت ہے — نجد کی "جیم" "جہنّم" سے ہی عبارت ہے

نجد کی "دال" بھی "دوزخ" پہ ہی دلالت ہے — نجد سراپائے خباثت و خجالت ہے

حروفِ نجد یہ کہتے ہیں نجدی طبقہ میں — ناریوں کی شقاوت ہے یا ضلالت ہے

(رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجد کیلئے دعا کیواسطے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے۔ اور وہیں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا۔ (حدیث مشہور)

۷۸۶-۹۲

مجاہدِ ملت، شہید ناموسِ رسالت، شیرِ اہلسنت، فاتحِ نجدیت

مولانا الحاج ابوالحامد محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ

کی ولولہ انگیز تقریریں

گلدستہ نعت	۶۰ منٹ
شانِ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم	۹۰ "
شانِ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم	۹۰ "
شانِ معراجِ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم	۶۰ "
شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۶۰ "
محفلِ نعت	۶۰ "
آمدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم	۹۰ "
میلاد النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) ۲ کیسٹ	۹۰، ۶۰ منٹ
معراج النبی صلے اللہ علیہ وسلم	۶۰ منٹ
واقعہ آلِ یاسر (رضی اللہ عنہ)	۶۰ "
فضائل سیدنا غوثِ اعظم (رضی اللہ عنہ)	۶۰ "
شانِ قرآن	۶۰ "
بے مثل بشر (صلے اللہ علیہ وسلم)	۹۰ "

حاضری مدینہ	۶۰ منٹ
یارِ غار (رضی اللہ عنہ)	۶۰ "
حج و زیارت	۹۰ "
صراطِ مستقیم	۹۰ "
شانِ اعلیحضرت (رضی اللہ عنہ)	۶۰ "
ردِّ وہابیت	۶۰ "
وہابیوں کا آپریشن	۶۰ "
آئینہ وہابیت	۶۰ "
وہابیت کا پوسٹمارٹم ۲ کیسٹ	۶۰ "
وہابیت کا اصلی روپ	۶۰ "
گستاخوں کا انجام	۶۰ "
یہودیوں کے رشتے دار	۹۰ "
گستاخانِ صحابہ و دشمنانِ اہلبیت کا آپریشن	۶۰ منٹ
ردِّ دیوبندیت	۶۰ منٹ

آخری تقریریں

نورانیت مصطفٰے (صلے اللہ علیہ وسلم) ۹۰ منٹ قصور مسجد نور

" " " ۶۰ " نین وال (قصور) درمیانی آواز

پروگرام قل شریف : ۶۰، ۶۰ منٹ ۲ عدد کیسٹیں

۶۰ منٹ پاکستانی کیسٹ	۲۵ روپے
۹۰ منٹ پاکستانی "	۳۵ "
۶۰ " جاپانی "	۴۲ "
۹۰ " " "	۵۵ "

ملنے کا پتہ:

رضوی کیسٹ ہاؤس

ادارہ رضائے مصطفٰے چوک دارالسلام گوجرانوالہ